THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, November 05, 2010
(65th Session)
Volume IX. No. 05
(Nos. 01- 09)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran…….....…	1
2.	Questions and Answers…….....	1-69
3.	Leave of Absence……..……	70
4.	Presentation of Reports…….……..…..	570-72
5.	Points of Order:	
	(1) Cancellation of PIA's Air Space by Russia ….	73-75
	(2) Purchase of Plots by NIC on higher rates ……	76-81
6.	Commenced motion on the State of Economy after floods in Pakistan …….……..	82-97

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume IX
No. 05

SP. IX (05)/2010
130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, November 05, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at twenty six minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَo وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ

ترجمہ:

تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کو اپنا رفیق بنالے اسے معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔

(سورۃ المائدہ: آیات 55 تا 56)

Questions And Answers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We may now take up the questions. بادینی صاحب! please question number پڑھ لیجیے۔

71 *Senator Mir Wali Muhammad Badini: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state

the number of persons belonging to Balochistan provided jobs under Aghaz-e-Haqooq-Balochistan with post-wise break up?

Minister Incharge of the Establishment Division: As part of the Agahze-e-Huqooq-e-Balochistan, persons from Balochistan are being provided employment under the following schemes:—

(a) 5,000 jobs in the provincial to be funded by the Federal Government.—Under this scheme, 4,786 persons have so far been appointed in the Education Department, in BS 14 and 16. Details are as follows:—

a. BS -14: 2,080 persons have been appointed in BS 14 (against positions of Primary School Teacher, Elementary School Teacher), and

b. BS-16: 2,706 persons have been appointed in BS 16 (against positions of Assistant Lecturer, Teacher Educator, High School Teacher (Science), High School Teacher (General), High School Teacher (IT).

(b) Federal Government vacancies against Balochistan quota (6,087 so far identified) to be filled up.—As another measure to provide employment under the Aghaz-e-Huqooq-e-Balochistan Package, the Federal Government vacancies against the Balochistan quota were to be filled up. So far, 6,087 of these jobs have been identified in the departments, ministries and corporations of the Federal Government against the Balochistan quota. Of these, recruitment has been completed for 628, is in process for 4,273 candidates, 110 positions have been referred to FPSC, whereas process for 1,076 is yet to be initiated.

Hence, a total of 5.414 persons from Balochistan (from BS 1 to 18) have so far been provided jobs under the above two schemes.

(c) National Internships Program (10,000 to 15,000 places proposed to be filled up).—Approximately 10,000 to 15,000 persons will be accommodated under the internship program (for which age and education criteria for Balochistan Province have been relaxed by Ministry of Youth Affairs; approximately 9,000 applications have been received so far). Applications received so far have been sent to HEC for degree verification, following which further processing shall be done by the Ministry of Youth Affairs.

Mr. Chairman: Any supplementary? Badini *Sahib*.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب موجود ہیں؟

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: میں نے پوچھا تھا کہ بلوچستان کے لوگوں کو کتنی ملازمتیں دی گئی ہیں۔ وہ خود کہہ رہے ہیں کہ چھ ہزار ہیں جس میں سے صرف 600 افراد کو اب تک بھرتی کیا گیا ہے۔ دوسرے افراد کو رکھنے کا پروگرام ہے یا نہیں ہے؟

نوابزادہ غضنفر علی گل (مشیر برائے وزیراعظم): جناب چیئرمین! یہ جو 6087 نوکریاں ہیں، ان میں 5 ہزار ملازمتیں صوبہ دے گا اور مرکز ان کو فنڈ کرے گا۔ اس میں سے 2080 گریڈ 14 میں ہیں اور 2706 گریڈ 16 کی ہیں۔ باقی یہ جو 6087 ہیں ان میں سے 4273 گریڈ 1 سے 20 میں ہیں اور یہ under process ہیں اور اس میں سے 628 بھرتی ہوگئے ہیں۔ ان کے علاوہ 110 ہم نے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو refer کی ہیں کیونکہ وہ ان کے under آتی ہیں۔ ہمارا جو internships کا programme ہے وہ دس ہزار سے پندرہ ہزار آسامیاں ہے اور اس میں ابھی تک نو ہزار نے apply کیا ہے۔ جوں جوں نوکریاں آئیں گی applications آئیں گی۔ جو فیصلہ ہوگیا ہے اس کے مطابق یہ ہو رہا ہے اور اس لئے کوئی چیز چھپائی نہیں گئی۔ Total بھی دیا گیا ہے اور جو ہو گیا ہے وہ بھی دیا گیا ہے اور جو process میں ہے وہ بھی دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی، ڈاکٹر مالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! آغاز حقوق بلوچستان کے حوالے سے جو commitment کی گئی تھی اس میں صرف ایک figure صحیح ہے کہ 4786 افراد کو نوکریاں ملی ہیں۔ باقی یہ جو کہا ہے کہ بلوچستان کا کوٹا چھ ہزار ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو غلط بتایا گیا ہے اور جو اعداد و شمار دیے گئے ہیں وہ غلط ہیں۔ آغاز حقوق بلوچستان میں کوئی پیش رفت نہیں ہے اور commitment تھی 25 سے 30 ہزار نوکریوں کی۔ PM *Sahib* نے گوادر میں اعلان کیا تھا۔ میر صاحب! آپ کا جو جواب آیا ہے وہ آپ کو بھی پتا نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! تو میں عرض کروں کہ واپڈا میں بلوچستان کے کوٹے کی 2500 نوکریاں ہیں، PIA ہے، یہ جو اعداد و شمار دیا گیا ہے کہ بلوچستان کا کوٹا چھ ہزار ہے یہ بالکل غلط ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جناب چیئرمین! آپ ایک مہربانی کریں منسٹر صاحب کو بولیں کہ جو سوال و جواب ہمارے table پر پڑے ہیں۔ ہم یہاں پر آکر پڑھتے ہیں وہ بھی آکر یہاں پر ہی پڑھتے ہیں۔ یہ وہاں سے صحیح figures لایا کریں اور ہمیں صحیح جواب ملنے چاہییں۔ یہ سب غلط جوابات دے رہے ہیں اس کا ہم کیا کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ چونکہ جواب Establishment Division دیتی ہے۔ جو 6087 افراد کا کوٹا ہے انہوں نے کہا ہے کہ 628 افراد بھرتی کئے گئے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ یہ غلط ہیں یا یہ افراد بھرتی نہیں ہوئے تو ہم ان کو پکڑلیں گے۔ اس کے علاوہ 4273 ابھی process میں ہیں اور 110 ہم نے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو دیے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، ڈاکٹر مالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: یہ بہت اہم سوالات ہیں۔ یہاں پر وہ کہتا ہے کہ بلوچستان کا کل کوٹا جو Establishment Division میں بنتا ہے وہ چھ ہزار ہے۔ مجھے اس پر اعتراض ہے۔

دیکھیں، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جو متعلقہ کمیٹی ہے یہ question ان کو refer کر دیں تا کہ وہ اس کا جائزہ لے۔ جو میری observations ہیں، وہ ٹھیک ہیں یا جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔ یہ اہم سوال ہے اس کو اگر آپ کمیٹی کو refer کر دیں اور کمیٹی اس کا جائزہ لے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: جناب چیئرمین! یہ جو کوٹا ہوتا ہے یہ صرف سرکاری نوکریوں کا ہوتا ہے۔ جو کارپوریشنز ہیں یا دوسرے ادارے ہیں ان کا کوٹا نہیں ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: [1] چلیں، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اگلہ سوال نمبر 72 طلحہ محمود صاحب کا ہے۔ منسٹر صاحب! اس کا جواب complete کیوں نہیں آیا ہے؟ جواب میں لکھا ہے کہ the above mentioned question may be deferred. As soon as the information is received. تو یہ information آپ کے پاس کیوں نہیں آئی ہے۔

Nawabzada Ghazanfer Ali Gul: Sir, the information is being collected from the concerned quarters.

جناب چیئرمین: آپ لوگ Cabinet کو represent کر رہے ہیں اور Cabinet کا main کام یہ ہے کہ تمام منسٹریز کو دیکھیں کہ وہ سوالات کے ٹھیک جوابات دیں۔ Next time یہ نہ ہو کہ جواب نہیں ہوگا۔ آپ کو خود توجہ دینی چاہیے اور ہر سوال کا جواب آنا چاہیے۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: جی، آنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: اب آپ دیکھ لیں کہ next سوال کا بھی جواب نہیں آیا ہے۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: سوال نمبر 73 ہماری وزارت سے متعلقہ نہیں ہے۔ ہم نے دوسرے ڈویژن کو بھیج دیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ کس سے متعلقہ ہے؟

نوابزادہ غضنفر علی گل: یہ Finance and Revenue سے متعلقہ سوال ہے۔

---

[1] *Question No. 72 is deferred by the order of Mr. Chairman*

جناب چیئرمین: لکھ کر ہمیں دیجیے کہ یہ متعلقہ نہیں ہے تا کہ جس سے متعلق ہے ان سے ہم جواب منگوائیں۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: آپ کو بھیجا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: Next question پروفیسر ابراہیم صاحب کا ہے۔ Minister for Finance کدھر ہیں؟ کیوں یہ نہیں آتیں۔ کل بھی دیر سے آئی تھیں۔ وجہ کیا ہے؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): جناب! وہ ایک meeting میں ہیں۔

Mr. Chairman: What is more important, the Senate or the meeting? Please tell me that. Proceeding, of the Senate is more important or the meeting?

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, the Senate is important but she has sent a request that she will be here at 11:00.

Mr. Chairman: Let's see her questions

کہ کتنے ہیں؟ Answers ہی نہیں آرہے ہیں۔ میں بار بار آپ لوگوں کی توجہ اس طرف دلوا رہا ہوں کہ answers آنے چاہییں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! اس پر میری submissions ہیں۔

As it was observed by your honour by yesterday I wrote to the Prime Minister. It was conveyed to the Principal Secretary of Prime Minister also and she has conveyed to all the Private Secretaries also.

Mr. Chairman: I think, you should call the Federal Secretaries

and seek its explanation from the Federal جن کے جوابات نہیں آتے ہیں Secretaries what are they doing sitting in the offices. Please do that. سوال نمبر 75 کا بھی wait کر لیتے ہیں۔ سوال نمبر 76 کا بھی wait کر لیتے ہیں۔ Next question Zahid Khan *Sahib*. جی ڈاکٹر صاحب! آپ سوال نمبر پڑھ لیجیے۔

77. *Senator Muhammad Zahid Khan: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the names, designation, length of service and place of domicile of the officers promoted from BPS-21 to 22 in September, 2010; and

(b) the names, designation, length of service and place of domicile of the officers superseded and the reasons for supersession in each case?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Requisite details are annexed.

(b) None of the officers was recommended for supersession in the meeting of High Powered Selection Board (HPSB) held on 9-9-2010.

Annex-I

STATEMENT SHOWING NAMES, DESIGNATION, LENGTH OF SERVICE & PLACE OF DOMICILE OF THE OFFICERS PROMOTED FORM BS-21 TO BS-22 IN SEPTEMBER, 2010.

NAME OF OFFICERS	DESIGNATION	LENGTH OF SERVICE	LENGTH OF SERVICE IN BS-21	DOMICILE
Foreign Service of Pakistan				
Mr. Khurshid Anwar	Ambassador of Pakistan to Austria	32Y & 05M	06 Y & 01M	KPK
Mr. Tariq Azizuddin	Ambassador of Pakistan in Turkey	35Y	04 Y & 11M	KPK
Mr. Khalid Khattak	Ambassador of Pakistan to Russian Federation	34Y & 06M	04 Y & 11M	KPK
Mr. Haroon Shaukat	Special Secretary to M/o Foreign Affairs	32Y & 05M	03 Y & 04M	Punjab
Mr. Zamir Akram	Ambassador/ Permanent Representative Geneva	32Y & 01M	04 Y & 11M	Sindh-U
Mr. Jalil Abbas Jilani	Ambassador of Pakistan to EU and Belgium	31Y & 05M	02Y & 08M	Punjab
Mr. Masood Khan	Ambassador of Pakistan to China	30Y & 04M	02Y & 08M	AJ&K
Pakistan Audit & Accounts Service				
Mr. Muhammad Ayub Khan Tarin	Acting Auditor General, Islamabad	35Y & 07M	03Y & 11M	KPK
Mr. Abdul Waheed Khan	Director General Finance, ERRA	34Y & 06M	02Y & 08M	Punjab
Mr. Ghalib-ud-Din	Acting Special Secy., to Prime Minister	34Y & 06M	02Y & 02M	Sindh-R
Police Service of Pakistan				
Mr. Khalid Farooq	MD National Police Foundation	35Y & 08M	03Y & 07M	Punjab
Syed Shabir Ahmed	Joint Director General IB	35Y & 0M	03Y & 06M	KPK
Mr. Tariq Masood Khosa	Acting Secretary Narcotic Control Div.	34Y & 06M	03Y & 08M	Punjab
Malik Muhammad Iqbal	IGP, PPO Balochistan	34Y & 06M	03Y & 06M	Punjab

Postal Group				
Mr. Abdul Hameed	Chairman/ Director General, PPOD	33Y & 05M	02Y & 02M	Punjab
Commerce and Trade Group				
Mr. Tariq Iqbal Puri	Acting Secretary M/o Labour and Manpower	35Y & 08M	07Y & 10M	Punjab
Income Tax Group				
Mr. Anis-ul-Hasnain Musavi	Acting Secretary Board of Investment	35Y & 05M	02Y & 08M	Sindh-R
Secretariat Group				
Mr. Irfan Nadeem Sayeed	DG Pakistan Standard and Quality Control Authority.	34Y & 06M	02Y & 07M	Sindh-U
Mr. Inamullah Khan	Acting Secretary Federal Tax Ombudsman Secti.	35Y & 08M	02Y & 08M	KPK
Mr. Khalid Idrees	Acting Secretary Zakat & Usher Div.	35Y & 08M	02Y & 08M	Punjab
Raja Muhammad Ikramul Haq	Senior Joint Secretary, M/o Defence	34Y & 06M	02Y & 08M	Punjab
District Management Group				
Mr. Athar Tahir	Acting Secretary, Social Welfare & Special Education Div.	33Y & 05M	07Y	Punjab
Mr. Shahid Hussain Raja	Addl. Secy., M/o Food & Agriculture	33Y & 05M	06Y & 01M	Punjab
Mr. Shaukat Hayat Durani	Addl. Secy. Incharge. Population Welfare Div.	33Y & 05M	06Y & 11M	Punjab
Mr. Nagib Ullah Malik	Acting Secretary, IT & Telecom Div.	33Y & 05M	06Y & 01M	Punjab
Mr. Asif Bajwa	Acting Special Secretary, Finance Div.	33Y & 05M	06Y & 01M	Punjab
Mr. Abdul Ghaffar Soomro	Acting Secretary, M/o Industries	33Y & 05M	04Y	Sindh-R
Mr. Qamar Zaman (Major Rtd.)	Acting Secretary, M/o Interior	28Y & 03M	04Y & 11M	Punjab
Mr. Muhammad Javed Malik	Addl. Secy. Incharge. Environment Division	32Y & 05M	04Y & 11M	Punjab

Mr. Saeed Ahmad Khan	Addl. Secy. Incharge, Statistic Div.	32Y & 05M	04Y & 10M	Punjab
Mrs. Rukhsana Saleem	Chairperson Pakistan Reinsurance Company	32Y & 05M	04Y & 11M	AJ&K
Mr. Ishtiak Ahmad Khan	Acting Secretary, Election Commission of Pakistan	32Y & 05M	04Y & 11M	KPK
Mr. Iqbal Ahmad (Maj. Rtd.)	Addl. Secy., M/o Industries and Production	27Y & 02M	03Y & 09M	Punjab
Mr. Sahibzada M. Khalid (Major Rtd.)	Chairman Pakistan Tobacco Board, Peshawar	27Y & 03M	03Y & 10M	KPK
Mr. Shahid Rashid	CEO SMEDA.	31Y & 05M	03Y & 09M	Punjab
Mr. Nasir Mahmood Khan Khosa	Chief Secretary, Punjab	31Y & 05M	03Y & 10M	Punjab
Mr. Javed Iqbal	Chief Secretary, KPK	31Y & 05M	03Y & 10M	KPK
Mr. Junaid Iqbal Chaudhary, Fltl Lt. (Rtd.)	Acting Secretary, Food & Agriculture Division	30Y & 05M	03Y & 09M	Punjab
Mr. Muhammad Abbas Lt. (Rtd.)	Addl. Secy. Incharge, M/o Housing & Works	30Y & 05M	03Y & 09M	Punjab

STATEMENT SHOWING NAMES, DESIGNATION, LENGTH OF SERVICE & PLACE OF DOMICILE OF THE OFFICERS PROMOTED FROM BS-21 TO BS-22 IN OCTOBER, 2010.

S. NO	NAME OF OFFICERS	DESIGNATION	LENGTH OF SERVICE	LENGTH OF SERVICE IN BS-21	DOMICILE
	CUSTOM & EXCISE GROUP				
01	Mr. Muhammad Ramzan	Member Domestic Operation South FBR	33 Y 05 M	07 Y 01 M	Punjab
02	Mr. Mehmood Alam	Member, in Direct Tax FBR	32 Y 06 M	06 Y 01 M	Punjab

FOREIGN SERVICE OF PAKISTAN					
03	Masood Khalid	High Commission to Malaysia	31 Y 05 M	03 Y 04 M	Punjab
POLICE SERVICE OF PAKISTAN					
04	Mr. Fiaz Ahmed Khan	PPO, KPK	34 Y 07 M	03 Y 08 M	KPK
05	Mr. Javed Iqbal	IGP, AJK	34 Y 09 M	02 Y 01 M	Punjab
06	Mr. Dr. Waseem Kausar	IG, NH&MP	33 Y 07 M	03 Y 05 M	Punjab
07	Mr. Tariq Saleem	IGP, Punjab	33 Y 09 M	03 Y 11 M	Punjab
08	Mr. Javed Noor	DG, IB	33 Y 06 M	03 Y 07 M	Punjab
District Management GROUP.					
09	Mr. Abdul Wajid Rana	Special Secretary Finance Division	31Y 06 M	03 Y 11 M	Sindh(U)
10	Kh. M Naeem, Maj. (Retd.)	Additional Secretary M/o Commerce	26 Y 02 M	02 Y 03 M	Punjab
11	Mr. Ghulam Dastgir Akhtar, Capt. (Retd.)	Chief Secretary, KPK	30 Y 06 M	02 Y 08 M	Punjab
12	Mr. Sohail Ahmed	Chairman, FBR	30 Y 05 M	02 Y 06 M	Punjab
13	Mr. Mohammad Sami Saeed	Additional Chief Secretary, Punjab	30 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
14	Mr. Akhlaq Ahmad Tarar	SMBR , Govt. of Punjab	30 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
15	Mr. Attaullah Khan	Secretary Agriculture, KPK	30 Y 05 M	02 Y 08 M	KPK
16	Mr. Javed Aslam	Chairman PND Board , Govt. Punjab	30 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
17	Kazi Afaq Hossain	Additional Secretary, Establishment Division	30 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
18	Mr. Muhammad Arif Azim	Additional Incharch, M/o Labour and Manpower	30 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
19	Mr. Imtiaz Inayat Elahi	Chairman, CDA	30 Y 05 M	02 Y 08 M	KPK
20	Mr. Javed Mahmood	OSD, Govt. of the Punjab	30 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
21	Mr. Anwar Ahmad Khan	Chief Executive officer, SEMDA	30 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
22	Mr. Ghulam Ali Shah	Senior Member, Board of Revenue, Sindh(Also holding the Additional Charge of Chief Secretary Sindh)	30 Y 05 M	02 Y 03 M	Sindh(R)
23	Mr. Ahmed Bakhsh Lehri	Chief Secretary Baluchistan	30 Y 05 M	02 Y 03 M	Baluchistan

24	Mrs. Nargis Sethi	Acting Principal Secretary to Prime Minister	30 Y 05 M	02 Y 01 M	Sindh(U)
25	Mr. Amjad Ali Khan	Executive Director, NAVETEC	29 Y 09 M	02 Y 03 M	KPK
26	Mr. Mohammad Ejaz Chaudhry	Additional Secretary, M/o Petroleum and Natural Resource	29 Y 09 M	02 Y 03	Punjab
	Income Tax Group				
27	Agha Sarwar Raza Qazilbash	Additional Secretary, Religious Affair Division	33 Y 05 M	02 Y 08 M	Punjab
	Secretariat Group				
28	Mr. Ahmed Mahmood Zahid	Acting Secretary ,ITC Division	34 Y 06 M	02 Y 08 M	Punjab
29	Mrs. Batool Iqbal Qureshi	Acting Secretary, Woman Development Division	34 Y 04 M	02 Y 08 M	Gilgit Biltistan

Mr. Chairman: Any supplementary? No supplementary. Next question Dr. Buledi *Sahib*. Anyone on his behalf.

جی، ڈاکٹر صاحب! سوال نمبر پڑھ لیجیے۔

78. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi:Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of secretaries effected by the decision of the Supreme Court of Pakistan of dated 28th April, 2010; and

(b) the time by which the next meeting of the promotion board will be held for promotions of officers from BPS-20 to 21 and 21 to 22?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) 54 BS-22 officers have been affected as a result of the decision of Honorable Supreme Court of Pakistan in its judgment dated 28-4-2010. Consequently, the notifications of their promotion have been withdrawn. Supreme Court of Pakistan has made following observations in the promotion to Bs-22 made in September, 2009:—"The Chief Executive/Competent authority may consider the cases of all the officers holding the posts of Bs-21 afresh in view of the observations made hereinabove"

- "The officers who have been promoted to BS-22 in pursuance of above referred notifications, which now have been declared of no legal effect, shall not be entitled for the benefits, perks and privileges if any."
- "It would be appreciated that to ensure fairness and justness, the rules rescinded on 4th April, 1998 are re-enacted accordingly."

(b) (1). One meeting of High Powered Selection Board (HPSB) was held on 09-09-2010 in which 39 officers were recommended for promotion from BS-21 to BS-22. The Second meeting of HPSB was held on 11-10-2010 in which 29 officers were recommended for promotion to B S-22.

(2) The meeting of Central Selection Board (CSB) for considering the cases for promotion from BS-19 to BS-20 and BS-21 to BS-22 is likely to be held soon.

Mr. Chairman: Any supplementary? No supplementary. Next question Talha Mahmood *Sahib*. موجود نہیں ہیں۔ Anyone on his behalf.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! تھوڑا سا سوچنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب آپ نے request کی ہے سوچنے کا موقع دے دیتے ہیں۔ مخدوم صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ذرا سوال نمبر پڑھ دیجیئے۔

79. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Commerce be pleased to state the steps being taken by the Government to explore new markets abroad for Pakistani goods?

Makhdoom Amin Fahim (Minister for Commerce) :

STEPS TAKEN FOR ENHANCED MARKET ACCESS IN EUROPEAN UNION:

a. Government of Pakistan had been advocating enhanced market access for Pakistani products in EU market through duty free access as available to some developing countries through Generalised System of Preferences Scheme of EU by arguing that Pakistan had played a vital role in war against terror and that its export competitiveness has been badly hit due to it.

b. Government of Pakistan and European Union are interacting at three institutional levels which include:—

(i) Pakistan-BU Summit

(ii) Dedicated Dialogue

(iii) Joint Working Commission (Sub-Group on Trade)

c. In these meetings Pakistan requested for enhanced market access by including Pakistan in GSP+ as well as grant special trade concessions to Pakistan in view of the impact of war on terror on Pakistan's economy and export competitiveness.

d. The Prime Minister, the Foreign Minister and Commerce Minister wrote and met important dignitaries of European

Union and member states and argued for case of Pakistan's enhanced market access.

e. In the wake of recent floods, a comprehensive strategy was chalked out, highlighting the extent of damage to economy in general and trade in particular. Ministry of Commerce in liaison with foreign office launched a vigorous campaign to make policy makers of European Union realize that aid must be supplemented with concessions in trade.

f. The European Council in its recent meeting on 16th September, 2010 decided in principle to grant time limited and immediate Pakistan specific trade concessions in conformity with WTO rules. Government of Pakistan believes that it's a positive step and will go long way in rehabilitation of economy and millions of people who have been displaced. The EU also committed to include Pakistan in GSP+ provided it meets the necessary criteria.

g. The proposed concessions require a 'waiver' from WTO, Ministry of Commerce and all concerned departments including Foreign Affairs are constantly engaging their counterparts in 'friendly' as well as 'competitive countries' for the matter.

Mr. Chairman: Any supplementary? No supplementary. Next Question No. 80.

80. *Senator Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Planning and Development be pleased to state:

(a) the number of incidents of retaking oil by smugglers from the custody of customs authorities occurred during the last two years; and

(b) the steps taken by the Government to control such incidents in future?

Reply not reveived.

Mr. Chairman: Any supplementary? No supplementary. Next question.

81. *Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Finance, Revenue and Planning and Development be pleased to state the number of meetings of State Bank of Pakistan and Federal Board of Revenue held with IMF since October, 2008 indicating also the venue, purpose and expenditure incurred in each case?

Reply not received.

جناب چیئرمین: اس کا جواب بھی نہیں آیا پوچھتے ہیں کیوں نہیں آیا۔ اگلا سوال پروفیسر ابراہیم صاحب کا یہ بھی Finance کا ہے۔ سوال نمبر 82۔ ڈاکٹر مالک صاحب اس کو بھی دیکھ لیجیئے۔

82. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister far Commerce be pleased to state:

(a) the names of countries where Pakistani commercial officers have been posted; and

(b) the steps taken by each of the said officers to enhance Pakistani exports to those countries?

Makhdoom Amin Fahim: (a) The list of the countries where Pakistani commercial officers have been posted are at Annex-I.

(b) Steps taken to enhance exports its from Pakistan.

(i) The Commercial Officers posted abroad perform various trade promotion activities aiming to further improve the export performance of Pakistan and to have a better market access for Pakistani products in foreign markets.

(ii) These officers are responsible for trade promotion, attracting investment into Pakistan.

(iii) They ensure the participation of the Pakistani business community in different trade fairs and exhibitions organized by the host countries.

(iv) They also organize Single Country Exhibitions abroad highlighting the potential export products of Pakistan.

(v) Potential businessmen and importers are also invited to the mega event the EXPO Pakistan every year, which has greatly enhanced their interest in Pakistani products.

(vi) In addition to promotional activities, trade officers are also engaged in Pakistan's trade diplomacy, which aims at securing preferential market access for Pakistani products in international markets.

Due to their professionalism. Pakistani exports have greatly increased during the lass ten years. The export performance of Pakistan to the countries where the commercial officers have been posted during the last few years is given at Annex-II.

Annex-I

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMERCE
*****

LIST OF PAKISTAN COMMERCIAL SECTIONS ABROAD

SR.	NAME OF COUNTRY	NAME/NO. OF OFFICE
1.	AFGHANISTAN	Commercial Section Embassy of Pakistan, Kabul.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Kandahar.
2.	ARGENTINA	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Buenos Aires.
3.	AUSTRALIA	Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Sydney.
4.	AZARBAIJAN	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Baku.
5.	BANGLADESH	Commercial Section, High Commission for Pakistan, Dhaka.
6.	BELGIUM	Commercial Wing, Brussels.
7.	BRAZIL	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Sao Paulo.
8.	CANADA	Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Montreal.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Vancouver.
9.	Czech Republic	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Prague
10.	Chile	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Santiago
11.	CHINA	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Beijing
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Hong Kong,
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Shanghai.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Chengdu.
12.	England	Commercial Section, High Commission for Pakistan, London
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Manchester.
13.	EGYPT	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Cairo.
14.	FRANCE	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Paris.
15.	GERMANY	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Berlin.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Frankfurt.
16.	GREECE	Commercial Section, Embassy of Pakistan,

16. 17	GREECE	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Athens.
17. 18	IRAN	Commercial Section, Embassy Of Pakistan, Tehran.
18. 19	INDIA	Commercial Section, High commission for Pakistan, New Delhi.
19. 20	INDONESIA	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Jakarta.
20. 21	ITALY	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Rome.
21. 22	JAPAN	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Tokyo.
		Commercial Section, Consulate of Pakistan, Osaka.
22. 23	KAZAKISTAN	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Almaty.
23. 24	KENYA	Commercial Section, High Commission for Pakistan, Nairobi.
24. 25	KUWAIT	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Kuwait.
25. 26	LIBYA	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Tripoli.
26. 27	MALAYSIA	Commercial Section, High Commission for Pakistan, Kuala Lumpur.
27. 28	MAURITIUS	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Port Louis
28. 29	MEXICO	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Mexico.
29. 30	MOROCCO	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Casablanca.
30. 31	NETHERLANDS	Commercial Section, Embassy of Pakistan, The Hague.
31. 32	POLAND	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Warsaw.
32. 33	RUSSIA	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Moscow.
33. 34	SPAIN	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Madrid.
34. 35	SWEDEN	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Stockholm.
35. 36	SOUTH KOREA	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Seoul.
36. 37	SAUDI ARABIA	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Riyadh.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Jeddah.
		Pakistan Trade Office for OIC, Jeddah.
37. 38	SWITZERLAND	Permanent Mission of Pakistan to WTO, Geneva.
38. 39	SOUTH AFRICA	Trade Mission for Pakistan, Johannesburg.
39. 40	GREECE	Commercial Section, Embassy of Pakistan,

		Athens.
40. 41	TURKEY	Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Istanbul.
41. 42	UAE	Commercial Section Embassy of Pakistan, Abu Dhabi.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Dubai.
42. 43	United States of America	Commercial Section, Embassy of Pakistan, Washington DC.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Los Angeles.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, New York.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Chicago.
		Commercial Section, Consulate General of Pakistan, Houston.

Annex-II

(In Million US $)

S No.	Country	Export during 2002 - 03	Export during 2008 – 09	Percentage + / -
1.	Afghanistan	315.6	1398	343
2.	Argentina	7.3	52.9	625
3.	Australia	120.2	138.8	15.4
4.	Bangladesh	114. 3	383.4	235
5.	Brazil	4.81	67.3	1300
6.	Central Asian Republics	21.8	213.8	880.7
7.	Canada	205.9	197.3	(-) 4.18
8.	China	244.6	684.8	180
9.	Egypt	55.7	87.9	57.8
10.	Europe Union	3066.8	5185.4	69
11.	Hong Kong	516.8	521.6	0.92
12.	Iran	63.1	213.8	238.8
13.	Indonesia	73.3	48.3	(-) 34.1
14.	India	70.6	319.6	352.7
15.	Japan	142.1	137.3	(-) 3.4

16.	Kenya	112.2	102.0	(-) 9
17.	Kuwait	70.2	120.2	71.2
18.	Libya	1.8	4.9	172.2
19.	Morocco	13.6	12.8	(-) 5.9
20.	Malaysia	78.5	94.4	20.3
21.	Mexico	50.0	72.2	44.4
22.	Russia	10.3	98.6	857.3
23.	S. Korea	219.1	200.0	(-)8.8
24.	Saudi Arabia	476.8	380.1	(-) 20.2
25.	South Africa	111.4	318.5	185.9
26.	Switzerland	20.7	23.0	11.1
27.	Turkey	146.3	436.0	198
28.	Thailand	59.7	69.2	15.9
17	United States	2,616.9	3,719.4	42.1
18	UAE	1039.2	2071.0	94

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔ سینیٹر بھی آج تیار ہو کر نہیں آئے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب اس کو ذرا دیکھنے دیں۔

جناب چیئرمین: بالکل دیکھ لیجیئے۔ We can wait for few minutes. بالکل آپ دیکھ لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میرا 78 پر ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: 78 read over کر لیا گیا تھا آپ موجود نہیں تھے اور ڈاکٹر مالک صاحب نے آپ کی طرف سے on his behalf کر لیا تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: وہ تو ٹھیک ہے لیکن ابھی وقت بھی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ تو ختم ہو گیا۔ I can not come back. Rules کے مطابق۔ دیکھیے اب ممبران کی بھی ذمہ داری ہے وہ بھی وقت پر آئیں۔ Questions تو آپ نے دیئے ہیں مگر خود موجود نہیں ہیں۔ تمام سوالات on behalf ڈاکٹر مالک صاحب نے لیے ہیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! میں 82 پر ضمنی سوال کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی مولانا صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ اب تک ہماری مصنوعات کن کن ممالک تک پہنچ سکی ہیں اور اس حوالے سے منسٹری نے سیمینار کروا کر اپنی مصنوعات کا تعارف کروایا ہے اس حوالے سے ذرا جواب دے دیں۔

مخدوم امین فہیم (وزیر برائے تجارت): جناب والا! ہمارے جو مختلف ممالک میں کمرشل کونسلرز ہیں ان کی ذمہ داری اور ان کے فرائض میں یہ ہے کہ پاکستانی بزنس مین اور پاکستانی products کو اس ملک میں introduce کروائیں اور marketing میں اضافہ کریں۔ جس ملک میں بھی ہمارے کمرشل کونسلرز ہیں ان سے ہم باقاعدہ رپورٹ منگواتے ہیں کہ ان کی کیا performance ہے۔ کسی particular ملک کے حوالے سے اگر پوچھیں تو میں بتا سکتا ہوں ورنہ overall یہی ہے۔ دوسرا یہ کہ ہمارے ہاں جو expo ہوتے ہیں اس میں مختلف ممالک سے بزنس والے لوگوں کو پاکستان میں لایا جاتا ہے اور ان کو یہاں پر چیزیں introduce کروانا یہ ہماری ذمہ داری ہے اور اس کو ہم بخوبی پورا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بیگم نجمہ صاحبہ۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کمرشل افسران جو وہاں پر تعینات کئے گئے ہیں ان میں سے Commerce and Trade Service کے کتنے افسران ہیں اور سیاست دانوں کے کتنے بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو نہ سرکاری ملازم ہیں اور نہ انہیں تجارت کا کوئی تجربہ ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ 50% کوٹا کامرس کا ہے لیکن اس میں سے 20% لوگ بھی Commerce and Trade کے نہیں گئے۔

مخدوم امین فہیم: جناب والا! ایک سسٹم کے تحت پاکستان سے لوگوں کو report کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے پہلے ان کو LUMS سے کورس کر کے آنا ہوتا ہے اس کے بعد انہیں بورڈ میں appear ہونا ہوتا ہے۔ بورڈ میں مختلف ممالک کے representatives ہوتے ہیں جو ان سے انٹرویو کرتے ہیں اور وہ ان کو select کر کے بھیجتے ہیں۔ یہ تمام ایک process کے ذریعے ہوتا ہے۔ سیاسی

طور پر کسی کو appoint کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا اس میں دو ہمارے کمرشل کونسلر جو باہر گئے ہیں، ان میں ہماری خاتون ممبر ہیں ان کے حوالے سے ہیں جو کہ برسلز میں ہے دوسرا ہمارے ایم این اے ہیں اور وہ چلی میں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر خالد سومرو صاحب۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: ممبروں کے تو دو بچے ہوگئے ہمارے علم میں اس سے زیادہ ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو میں مان لیتی ہوں لیکن افسران کے اور دوسری سروس والوں کے کتنے بچے ہیں۔ آپ نے کامرس والوں کو 20% دیا ہوا ہے جبکہ کامرس کا 50% کوٹا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ آپ کامرس سے افسران کو نہیں بھیجتے؟ ان کا تجربہ اور ٹریننگ بھی ہے اور کامرس کے محکمے کے بھی ہیں۔ یہ کیس بھی عدالت میں چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی مخدوم امین صاحب۔

مخدوم امین فہیم: جناب جو میں نے عرض کیا کہ بورڈ میں appear ہوتے ہیں اور بورڈ میں کوٹے کے حساب سے لوگوں کو select کیا جاتا ہے اور یہ ایک set system کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس میں اگر کہیں بھی کمی بیشی ہو تو ہمیں نوٹس دیا جائے ہم اس کو درست کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی خالد سومرو صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: شکریہ جناب۔ سندھ میں بہترین قسم کے آم، زیتون اور کھجوریں ہوتی ہیں ان کے لیے ہم نے بار بار کہا ہے، وہاں کے تجارت پیشہ لوگوں نے بھی درخواستیں دی ہیں، منسٹری کو بھی لکھا گیا ہے۔ کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ ہمارا جو بہترین قسم کا زیتون ہے، کھجوریں اور آم ہیں یہ جو 43 ممالک کی فہرست دی گئی ہے کتنے ممالک میں ہماری چیزیں بھیجی جا رہی ہیں، کتنا زرمبادلہ حاصل ہو رہا ہے، کتنی چیزیں ضائع ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

مخدوم امین فہیم: جناب والا! پاکستان میں agriculture sector میں جو چیزیں بھی ہمارے پاس ہیں، کھجور، زیتون اور آم، اس کو کوشش کر کے مختلف ممالک میں introduce کروا رہے ہیں۔ خیرپور کے حوالے سے باقاعدہ ایک آرگنائزیشن کے ذریعے ان کو assist بھی کرتے ہیں اور ان کی

مدد بھی کرتے ہیں۔ اب جو سوال ہے کہ کتنے ممالک میں بھیجے جاتے ہیں اس کے لیے I need a fresh question.

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب والا! آپ کے توسط سے میرے دو ضمنی سوال ہیں۔ ایک تو خاتون سینیٹر نے پوچھا تھا کہ سیاستدانوں یا پارلیمنٹ کے ممبران کے بچوں کو جس کا انہوں نے اعتراف بھی کیا کہ دو کو بھیجا گیا ہے اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ ہمیں بھی بتائیں، میرا بھی ایک بیٹا ہے میں اس کو بھجوا دوں، اس کا طریقہ مجھے بتا دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کمرشل اتاشیوں کی دس سال کی کارکردگی بتائی ہے۔ دو ممالک ہمارے دوست ہیں ان میں سے ایک انڈونیشیا ہے دوسرا جاپان ہے۔ جاپان امریکہ کے بعد سب سے زیادہ ہماری اقتصادی امداد بھی کرتا ہے۔ انڈونیشیا کو دس سال پہلے 73.3 ملین ڈالر کا export کیا تھا اب وہ کم ہو کر 48.3 رہ گیا ہے۔ اسی طرح جاپان 142.1 ملین۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کر لیجیئے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: یہ کم کیوں ہوا ہے؟ آپ کی بھی میں مدد کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جواب میں نے نہیں دینا، جواب مخدوم صاحب نے دینا ہے۔ آپ سوال کر لیجیئے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: یہ کم کیسے ہو گیا۔ ان دو ممالک میں، جو ہمارے دوست ممالک ہیں، ان کمرشل اتاشیوں کی appointment کی وجہ سے دس سال میں ہماری export کم ہوئی ہے۔ یہ اعداد و شمار میں ڈالرز میں دے رہا ہوں۔ ڈالر مہنگا ہونے کی وجہ سے ہماری اشیا بھی مہنگی ہوئی ہیں، اگر ہمیں بتایا جاتا کہ کتنا سامان گیا ہے تو پھر بھی ہمیں پتا ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم زوال کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی مخدوم صاحب۔ انہوں نے خود ہی جواب دے دیا مگر آپ بھی دے دیجیئے۔

مخدوم امین فہیم: پاکستان کے جتنے بھی کمرشل اتاشی ہیں اور پاکستان جن جن ممالک میں اپنا کاروبار کر رہا ہے۔ ابھی میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم regional conferences بلا رہے ہیں ایک

طرف یورپ ہے اور دوسرا Far East ہے۔ ہم نے تجویز یہ کیا ہے کہ ان علاقوں کے تمام لوگوں کو بلائیں گے اور یہاں سے بزنس کمیونٹی کے لوگوں کو بلائیں گے اور ان کو across the table بٹھائیں گے اور جہاں جہاں بزنس کمیونٹی کو کوئی شکایت ہے، کسی کمرشل کونسلر سے، کسی ملک میں کاروبار سے، اس کی وضاحت ہو جائے گی۔ رہا سوال یہ جیسے آپ فرما رہے ہیں کہ کہیں پر ہماری کارکردگی کم ہوئی ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی یہ بات وہ میرے نوٹس میں لائے ہیں میں اس کی انکوائری کروں گا اور اسے اگلی دفعہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

جناب چیئرمین: جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں نے جو طریقہ پوچھا تھا۔

جناب چیئرمین: وہ آپ کو بتا دیں گے۔ جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی : جناب چیئرمین! ہمیں 43 countries کی لسٹ دی گئی ہے جن میں ہمارے Commercial Attaches ہیں اور 18 کے بارے میں صرف تفصیلات مہیا کی گئی ہیں اور honourable Minister نے کہا ہے کہ جہاں جہاں Commercial Attaches ہیں وہاں ہماری export بڑھی ہے لیکن اس میں تو 25 ممالک کا ذکر ہی نہیں ہے جہاں پر ہماری export بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے اور یہ 18 کی جو لسٹ ہے اس میں بھی Canada میں کم ہوئی ہے جاپان اور انڈونیشیا میں۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔

سینیٹر سیمیں صدیقی : ہمارے honourable Minister کا کہنا ہے کہ ہماری export بڑھی ہے لیکن مجھے تو یہاں بڑھی ہوئی نظر نہیں آ رہی ہے۔ اس میں 25 ممالک، اور چھ اور ممالک ہیں، تو ان Commercial Attaches کا فائدہ کیا ہے؟

مخدوم امین فہیم : دنیا کے اندر ایک recession آیا ہے۔ مختلف وجوہات کی بنا پر پاکستان میں لوگوں نے investment کرنی ہے یا پاکستان سے چیزیں لینی ہیں اور یہاں visit کرنے یا آ کر بات چیت کرنے میں انہیں تھوڑی سی دقتیں ہیں regular advisory انہیں ملتی ہے کہ پاکستان نہ جاؤ وغیرہ اور اسی طرح سے banking system میں جو bottlenecks

ہیں اس کی وجہ سے بھی انہیں دقتیں ہوتی ہیں لیکن میں محترمہ کا مشکور ہوں کہ یہ میرے ذہن میں لائی ہیں تو منسٹری کو کہوں گا کہ مجھے بتائیں کہ وہاں پر کیوں کمی و بیشی ہوئی ہے۔اس کی وضاحت اور اس کا صحیح حساب آپ کے سامنے انشاء اللہ پیش کریں گے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب ,last question بہت سے questions ہو گئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین ! یہ بہت اہم سوال ہے اس سے پہلے بھی میں نے سوال کیا تھا۔ یہ ہمارے بڑے محترم، بڑے honest Minister اور ہمارے دوست بھی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ بلوچستان جو چھوٹا صوبہ ہے۔ ایسی ریاستوں میں باہر ملازمتوں کے وقت انہیں یاد نہیں آتا ہے لیکن ان کی مجبوری یہ ہے کہ موجودہ حکومت اپنے منظور نظر لوگوں کو باہر بھیجتی ہے تو میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنی پارٹی کے pressure یا اس سے ہٹ کر چھوٹے صوبے بلوچستان کو بھی کبھی یاد کریں۔ مخدوم امین فہیم کے دور میں اگر بلوچستان کو بھلایا گیا ہے تو ہمیں بڑا گلہ ہے، اس کا کوٹا کب تک دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ بلیدی صاحب۔جی منسٹر صاحب۔بادینی صاحب تشریف رکھیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: میرا بھی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: وہ دونوں سوالات کا جواب دے دیں۔آپ کا بھی بلوچستان کے بارے میں ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: دونوں کا دے دیں۔ میری بھی بلوچستان کے بارے میں دو تین باتیں ہیں۔ جیسا کہ معزز ممبر صاحب نے فرمایا کہ سندھ میں کھجور اور زیتون ہوتا ہے۔ اب بلوچستان میں پانچ لاکھ ٹن سیب ہوتا ہے۔ کھجور ہوتی ہے، انگور ہوتا ہے آج تک بلوچستان سے کوئی بھی ایسا انتظام نہیں ہوا ہے۔ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ کیا چیمبروں کے لوگوں کو آپ invite کرتے ہیں اور باہر جاتے ہیں تو ہمارے لوگ بار بار مارکیٹ کرنے کے لیے کیوں نہیں جاتے ہیں۔ ہمارے بھی لوگوں کو جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی، مخدوم صاحب۔

مخدوم امین فہیم: جناب چیئرمین! شکریہ، بلوچستان پاکستان کا ایک اہم ترین صوبہ ہے۔ بلوچستان کے بھائی ہمارے بھائیوں کی طرح ہیں ان کے لیے ہمارے دل میں عزت اور محبت ہے۔ بلوچستان میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہم نے کی ہے اور نہ کرنی ہے جہاں جہاں کہیں کوئی دقت آئی ہے یا جہاں جہاں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے تو اس کو ہم بالکل درست کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

بلوچستان کے ایک دوست سے مجھے شکایت ہے اور مجھے بہت سخت شکایت ہے مسٹر چیئرمین، اگر کہیں تو اس کا نام بتا دوں یا نہیں، اس نے مجھ سے چائے پینی چھوڑ دی ہے۔ان کو ہی پتا ہوگا کہ کیوں؟ ان سے کہیں کہ مہربانی کرکے مجھے یاد کریں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، next جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: اب تک تو ہمیں خوبصورت الفاظ سے پورا کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بلوچی کی تعریف کرو تو وہ ویسے ہی برباد ہو جائے گا۔ امین فہیم صاحب کے ساتھ اپوزیشن میں رہ کر ہم نے ڈنڈے کھائے ہیں وہ دن بھی فہیم صاحب یاد رکھیں لیکن ڈھائی سال سے آپ کی سرکار آئی ہوئی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ہم کریں گے۔ اب تک تو بلوچستان سے کچھ export نہیں کیا گیا ہے، ایسی باتوں تک تو ہم بڑے مشکور ہیں آپ ہمارے سینئیر ہیں لیکن یہ وقت آئے گا جب آپ کو پھر ادھر آنا ہے۔ آپ کو پھر ہماری ضرورت پڑے گی کیونکہ ڈنڈے کھانے والے ہم ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ Next question جی ذرا جلدی۔

مخدوم امین فہیم: میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے ماشاء اللہ ڈنڈے کھائے ہیں اور ہم نے بھی ڈنڈے کھائے ہیں اور ڈنڈے کھانے کا تجربہ بھی ہے۔اس کی کوئی فکر نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ کسی وقت وہ منسٹری میں تشریف لائیں اور میری منسٹری کے حوالے سے جتنے بھی مشورے ہوں گے وہ سر آنکھوں پر آگے بڑھائیں گے۔ اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہو گی۔ آج آئیں، کل آئیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، next question اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

83. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names of the Chairman and Members of CDA Board who were allotted plots in Islamabad during the last five years indicating also the length of service rendered by them in CDA and the size and location of plots in each case?

Minister Incharge of the Cabinet Division: One receipt of judgement of High Court dated 21-01-2004 later upheld by Supreme Court of Pakistan vide judgment dated 28-11-2005, the following plots were allotted to the Chairman(s) and Members of CDA Board during the last five years.

S.#	Name of Officer M/S	Designation	Deputation Period in CDA		Size / Location of Plot
			From	To	
1.	Kamran Lashari	Ex- Chairman	10.11.2003	08.10.2008	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
2.	Kamran Qureshi	Ex-FA/Member	04.03.2004	21.10.2008	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
3.	Shaukat Mohmand	Member (Admn)	01.06.2005 16.06.2010	09.06.2008 To date	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
4.	Brig. Nusrat Ullah	Ex-Member (P)	19.03.2004	22.03.2008	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
5.	Brig. Ghulam Akbar Bukhari	Ex-Member (Engg))	05.05.2003	21.04.2006	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
6.	Brig. (R) Asad Munir	Ex-Member (Admn) Ex-Member (Estate)	27.12.2004 24.06.2006	01.04.2005 17.02.2010	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
7.	Moin-ud-Din Kakakhel	Ex-Member (Engg)	12.07.2006	04.08.2008	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
8.	Sikandar Hayat Maken	Ex-Member (Admn)	01.09.2003	15.09.2004	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
9.	Tanveer Bukhari	Ex-Member (P&D)	17.11.2008	11.06.2010	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad
10.	S.M. Farooqi	Member (Estate)	25.11.2008	To date	600 Sq/ Yard, I-8, Islamabad

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب !جب منسٹر صاحب چائے کے لیے نہیں بلاتے تو میں نہیں جاتا ہوں میں ان کا مرید بننا چاہتا تھا لیکن کہتے ہیں کہ میں آپ کو قبول نہیں کرتا۔ CDA کے چیئرمین کے حوالے سے میں نے پوچھا کہ کتنے افسروں کو پلاٹ الاٹ کیے ہیں تو انہوں نے جو figures دیئے ہیں اس میں دس بڑے بڑے افسروں کو پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میری معلومات یہ ہیں کہ انہوں نے rules and regulations کو follow نہیں کیا ہے اور اگر کسی کا کسی دور سیکٹر میں پلاٹ تھا تو اس کو shift کرکے، کوئی طریقہ کرکے، ان کو الاٹ کیا جس سیکٹر میں ان کی قیمت زیادہ تھی تو لاکھوں والے پلاٹ کروڑوں والے پلاٹ میں shift کرکے ان افسروں کو دیئے گئے تو ہمارے مشیر صاحب بڑے مہربان ہیں اور یہ بتائیں، شاید ان کے علم میں نہیں ہو گا تو اس کی آپ تحقیقات کریں کہ کن rules کے مطابق ان کو یہ الاٹ ہوئے ہیں اگر یہ rules کے خلاف ہیں تو ہمیں مطمئن کریں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: جناب ہاؤسنگ فاونڈیشن میں CDA کا کوٹا 20% ہے اور فاونڈیشن CDA کو پلاٹ دیتی ہے۔ اس کے rules یہ ہیں کہ اگر CDA کے ملازم کی سروس ہے تو اس کو ملتا ہے جو deputations پر ہوتے ہیں تو ان کی دس سال کی اپنی سروس ہو اور چھ سال CDA کی سروس پر ملتا ہے اور عدالت عظمیٰ تک یہ CDA ہو کر آئی ہے اور عدالت عظمیٰ میں ان افسروں نے کیس جیت لیا ہے۔ اب یہ پوچھتے ہیں کہ کہیں اور الاٹ ہوا ہے اور اس کو transfer کروا لیا ہے تو ہمیں بتائیں کہ کون سا ہوا ہے۔ I will look into it

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب چیئرمین! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے انہوں نے دس افراد کو 600 گز کے پلاٹ دیئے ہیں۔ ان علاقوں میں اس قیمت پر پارلیمنٹ کے ارکان کو کوئی 300 گز کا پلاٹ دے سکتے ہیں۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: کل اخبار میں بھی آ گیا ہے وزیر اعظم صاحب کے حوالے سے، انہوں نے کہا تھا کہ ہم دیتے ہیں، اپوزیشن نے کہا کہ ہم نہیں دیتے ہیں۔ آپ لوگ ہم آواز ہو کر یہاں سے اور ادھر سے کرا لیں ہم تو کہتے ہیں کہ ہمارے نغمے تمہارے لیے ہیں جو کہیں گے آپ کو مل جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: کیا سرکاری افسروں نے ہم آواز ہو کر کہا ہے؟ میری آپ کے پاس ایک تحریک ہے اس میں اس ملک کی قیمتی دولت جو زمین کی شکل میں ہے، سرکاری افسروں میں بانٹی گئی ہے، ججوں کو بھی بانٹی گئی ہے، جرنیلوں کو بھی بانٹی گئی ہے صحافیوں کو بھی بانٹی گئی ہے بلکہ ایک ایک شخص کو 2,2 پلاٹ الاٹ کیے گئے ہیں کہ ایک پر گھر بنا لو اور دوسرے پر قبر یا اپنا مزار بنا لینا۔ آخر یہ کس کا مزار ہے؟ کیا یہ کرپشن کا ایک طریقہ نہیں ہے۔ یہ white collar corruption ہے۔ شکر الحمدللہ، جب سے یہ حکومت آئی ہے کسی پارلیمنٹیرین کو، کسی صوبائی اسمبلی کے ممبر کو کبھی کوئی پلاٹ نہیں ملا اور یہ record ہے اور تمام افسر لے رہے ہیں۔ سوائے چیف جسٹس پاکستان کے، باقی تمام ججوں کے پاس 2,2 پلاٹ ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے اپنے نام پر اسلام آباد میں پلاٹ لیا ہے اور اس طرح کسی اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے لیا ہے۔

جناب چیئرمین! میری تحریک التوا آنی چاہیے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ کرپشن ہو رہی ہے۔ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ جن کے قرضے معاف ہوئے ہیں ان سے واپس لیے جائیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ پلاٹ واپس لیے جائیں اور اگر انہوں نے بیچ دیئے ہیں تو جو مارکیٹ پرائس ہے وہ جمع کرا دیں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب! ذرا ان کی تحریک التواء دیکھ لیجئے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میری تحریک التوا pending پڑی ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: اور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمیں نوابزادہ صاحب وہ طریقہ بتائیں کہ پلاٹ کیسے ملتے ہیں۔اب آپ کہتے ہیں کہ ہم آواز ہو جائیں تو میرے نغمے آپ کے لیے ہیں، تو ہمیں نغمے نہیں، ہمیں پلاٹ دیں۔ کم از کم قبر کے لیے تو پلاٹ دیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

نوابزادہ غضنفر علی گل: جناب! اگر پتا ہوتا تو خود لیتا۔ میری زمین گجرات میں ہے وہ قبر کے لیے حاضر ہے۔

جناب چیئرمین: جی سیف اللہ صاحب۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: جناب چیئرمین! حاجی عدیل صاحب حکومت کا حصہ ہیں اور ان کے نمائندے کابینہ میں موجود ہیں۔ ابھی بھی پلاٹ تقسیم ہو رہے ہیں۔ کسی خوش فہمی کا شکار نہ ہوں۔ ابھی بھی تقسیم ہو رہے ہیں اور شاید آئندہ بھی تقسیم ہوتے رہیں گے لیکن آپ کابینہ یا اس ہاؤس میں۔۔۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! چونکہ میرا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھتے ہیں۔ سیف اللہ صاحب! آپ سوال کر لیجیے۔ یہ Questions Hour ہے۔ سوال کر لیجیے۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آیا آپ تیار ہیں؟ ہم آپ کو support کرتے ہیں۔ جو ہو گیا، وہ ہو گیا، آئندہ کے لیے ہم کوئی پلاٹ President سے لے کر نیچے تک، کسی کو نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! چونکہ میرا ذکر ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں حکومت کا حصہ ہوں لیکن میں اتنا بد قسمت ہوں کہ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ Foreign Affairs کی Standing Committee مجھے ملے، پیپلز پارٹی نے اپنی سیٹ چھوڑ کر جناب سلیم سیف اللہ صاحب کو دی ہے۔ کیوں دی ہے، پتا نہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔ اب یہ personal explanation ہے۔ پھر آپ personal explanation دیں گے۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: حاجی صاحب کی جو بات ہے۔ میں نے تو ایک جنرل بات کی ہے کہ آپ حکومت میں ہیں۔ اگر آپ نہیں ہیں تو بتا دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، شکریہ۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: الحمدللہ اگر ہمیں چیئرمینی ملی ہے تو ہم نے مانگی نہیں ہے۔ خود حکومت وقت نے ایک اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اپوزیشن کے لیے بھی ایک اچھا کام کیا ہے۔ ہم انشاء اللہ آج بھی اپوزیشن میں ہیں، کل بھی تھے اور شاید آئندہ بھی ہوں گے۔

Mr. Chairman: Right, thank you. Now we proceed further now. Yes Haroon sahib.

سینیٹر ہارون خان: ہمارا ملک ہر وقت پلاٹ کے گرد چلتا ہے۔ ہر روز ایک خبر لگی ہوتی ہے۔ میں صرف یہ clarify کرنا چاہتا ہوں کہ ہم politics میں آتے ہیں not to make money. ہمارا politics میں پیسے کمانے کا objective نہیں ہوتا۔ جو bureaucrats ہوتے ہیں یا ججز ہوتے ہیں، وہ اپنی پوری زندگی اس کام میں گزارتے ہیں with meagre salary پچاس، ساٹھ ہزار روپے پر۔ ان کو آخر کار ایک گھر میں رہنا ہوتا ہے اور اگر ان کو اپنا گھر بنانے کے لیے ایک پلاٹ ملتا ہے اور اگر آپ نے اپنا talent ملک سے اکٹھا کرنا ہے تو اس پر ہمیں کوئی objection نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں اس لیے پلاٹ authorize نہیں ہے کہ ہم سیاست میں پیسے بنانے کے لیے نہیں آتے، ہمارے اور بزنس چل رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہمیں separate رکھنا چاہیے۔ اگر کسی سرکاری ملازم کو جائز ایک ایک پلاٹ ملا ہے تو اس پر ہمیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر خالق پیرزادہ صاحب، وہ نہیں ہیں۔ ان کے behalf پر بھی کوئی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگلا سوال حاجی غلام علی صاحب۔ وہ بھی نہیں اور ان کے behalf پر بھی کوئی نہیں ہے۔ اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب ان کے behalf پر بھی کوئی نہیں ہے۔

اب ہم left over کو لے لیتے ہیں کیونکہ اس وقت حنا صاحبہ نہیں تھیں۔ پروفیسر ابراہیم صاحب۔ ان کا سوال ہم نے left over کیا تھا۔ منسٹر صاحبہ! آپ کے تین سوالات کے جوابات نہیں آئے ہیں۔

Ms. Hina Rabani Khar (Minister of State for Finance, Revenue and Planinig and Development): I will respond to that sir.

Mr. Chairman: Please do that.

Ms. Hina Rabani Khar: Sir, first of all I must apologize for delay. I do take the business of the House very seriously. I had informed the Leader of the House about my business. I think the only explanation I can give for that is that the question was received at a later stage. I received those answers yesterday and I approved them yesterday. I have the copies of the answers with me and they have not been printed. So, I can understand that may be they went late from our Council Section.

Mr. Chairman: But in future please look into it and the answers should be sent in time because the honourable members give the questions and their answers do not come. So, it reflects on the Government.

Ms. Hina Rabani Khar: Sir, we take that very seriously and we will take it very seriously in future.

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد المالک: جناب میری بار بار گزارش یہ ہے کہ یہ ایک floor ہے۔ جب بھی ان کے questions ہوتے ہیں، وہ آتی نہیں ہیں اور ہمیں مجبوراً ان کو retain کرنا پڑتا ہے۔ ان کا جو attitude ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: کن کا؟

سینیٹر ڈاکٹر عبد المالک: شروع میں ان کے questions تھے، آپ نے defer کیے۔ وہ اس ایوان کو اتنی اہمیت نہیں دے رہی ہیں۔ میری اپنی observations ہیں۔ میری گزارش ہے کہ kindly آپ parliamentarian ہیں۔ یہ بھی نمائندہ ایوان ہے۔ یہ روزانہ کہا جا رہا ہے کہ فلاں meeting میں ہے، فلاں meeting میں ہے۔ وہ ہے لیکن یہ زیادہ important ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ Senate business supersedes all the meetings.

Ms. Hina Rabbani Khar: I take full notice of that and I do not agree with the comments that have been made because I personally make sure that any business of the Parliament, whether it is in Senate or in the National Assembly that takes precedence over any other business. The launch of the 2010 flash appeal by the UN was a date which was set in two weeks back sir and I was committed to that. At the same time I was keen rushing back for my portion in the Senate business while ceremony is still continuing. So, I take this work very seriously and I will obviously have exception to anybody who says that I do not take the assignment seriously.

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

75. *Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Finance, Revenue and Planning and Development be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to write off the amount of interest on the loans of HBFC of widows, if so, when?

Ms. Hina Rabbani Khar: There is no such proposal under consideration of the Government.

However, HBFCL has a special provision for providing relief to the extent of 50% of the principal amount to the widows, disabled, orphans, incapacitated & destitute borrowers as per the parameters approved by its Board of Directors.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن سے بیوگان کے لیے سود معاف کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کوئی پروگرام اور کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے، البتہ اصل زر کا پچاس فیصد معاف کرنے کا پروگرام ہے۔ جناب چیئرمین! مشکل یہ ہے کہ سود در سود کا سلسلہ اتنا طویل ہوتا ہے کہ اصل زر بہت پیچھے رہ جاتا ہے اور اس ملک میں صورت حال یہ ہے کہ لکھ پتی، ارب پتی اور کھرب پتی بن گئے ہیں اور ان کا سود اور سب کچھ معاف ہو جاتا ہے لیکن بیوگان کے لیے معاف کرنے کا کوئی پروگرام کیوں نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی منسٹر صاحبہ۔

محترمہ حنا ربانی کھر: انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ کیا اس طرح کی کوئی proposal ہے کہ interest کو write off کر دیا جائے؟ اس کا جواب تو یہ ہے کہ اس وقت اس طرح کا کوئی proposal نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ جو widows ہیں، جو disabled ہیں، جو orphans ہیں یا جو incapacitated and destitute borrowers ہیں، ان کے لیے 50% of the principal amount کو waive off کرنے کا ایک منصوبہ ہے۔ اگر آپ کے خیال میں یہ principal amount کو waive off کرنا چاہیے تو وہ normally زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر آپ کے خیال سے principal amount کے علاوہ interest کو waive off کرنا چاہیے اور اس کا ایک منصوبہ بننا چاہیے تو آپ بالکل suggest کر سکتے ہیں اور ہم اس کو consider کر سکتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ proposal ہے؟ اس کا جواب ہے کہ یہ proposal نہیں ہے لیکن جو 50% vulnerable section of society ان کے لیے اس وقت یہ proposal ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! principal amount بھی fully معاف نہیں ہو رہی، یعنی 50% موجود رہے گی اور سود بھی موجود رہے گا اور سود بڑھتا چلا جائے گا، اس لیے اس سے گلو خلاصی نہیں ہو گی۔ وہ ویسے ہی بڑھتا رہے گا۔ کوئی ایسی صورت ہو کہ اس کی جان چھوٹ جائے۔

جناب چیئرمین: جی مولانا صاحب۔

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ پاکستان میں ایک بہت بڑا سیلاب آیا، جس میں دو کروڑ سے زیادہ افراد متاثر ہوئے اور زراعت تباہ ہو گئی۔ کیا حکومت کے پیش نظر ایسا معاملہ ہے کہ جن علاقوں میں سیلاب آیا ہے، وہاں کے زمینداروں کے قرضے معاف کر دیے جائیں یا کم از کم ان قرضوں پر سود معاف کر دیا جائے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحبہ۔

محترمہ حنا ربانی کھر: جناب! سٹیٹ بینک آف پاکستان، پاکستان کے سارے banking system کو manage کرتا ہے اور اس طرح کے جو معاملات ہوتے ہیں۔ ان کو یہ task دیا گیا تھا۔ انہوں ایک دو کمیٹیاں بھی بنائی تھیں کہ سیلاب زدگان کے لیے حکومت کس طرح کی relief provide کر سکے۔ Sir I must admit کہ مجھے اس کی exact detail کا نہیں پتا لیکن مجھے اتنا ضرور پتا ہے کہ انہوں نے ten billion rupees کا ایک package announce کیا ہے، جس میں ان کے لیے moratorium بھی ہے اور پھر آگے ان کے لیے آسان قسطوں پر قرض لینے کی ایک پوری provision دی گئی ہے۔ اس کی جو details آپ جب بھی چاہیں، ہم ہاؤس میں پیش کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ بیواؤں یا معذور لوگوں کے گھروں کا پچاس فیصد اصل زر ختم ہوتا ہے لیکن جیسا کہ پروفیسر صاحب نے بتایا ہے کہ سود بہت بڑھ جاتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ جتنا سود ہے، اسے ختم کریں اور اصل زر کو قسطوں میں لے لیں۔ کیونکہ اصل زر تو موجود ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ اصل زر

پچاس فیصد کم کریں اور سود لیتے رہیں، اس سے وہ مصیبت میں تو رہیں گے۔ اصل زر بے شک پورا لیں لیکن interest free instalment میں لے لیں اور سود ختم کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحبہ، respond کر دیجیے۔

محترمہ حنا ربانی کھر: میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ ایک اچھی تجویز ہے لیکن اگر یہ ہمیں کسی بھی معزز سینیٹر کے through in writing بھیج دی جائے تو ہم HBFC کو اس پر process کرنے کے لیے کہہ دیں گے and this is a good suggestion.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آج تو ممبران بھی نہیں آئے اس لیے سوالات---

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ آپ کے سوال کا جواب ہے؟

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! جواب تو نہیں ہے لیکن---

جناب چیئرمین: اسی لیے میں نے ان سے بات کر لی ہے۔

76. *Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Finance, Revenue and Planning and Development be pleased to state whether it is a fact that the exempted limit / threshold is included in the calculations for income tax, if so, its reasons?

Reply not received.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ یہ سوال دیکھیے میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں۔ Will the Minister for Finance, Revenue, Planning and Development be pleased to state, whether it is a fact that the exempted limit/threshold is included in the calculation for income tax, if so, its reasons? اب اس کا reply نہیں آیا، مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ جو exempted limit ہے، وہ بھی calculation میں آتی ہے یا نہیں آتی؟ جب

income tax calculate ہوتا ہے تو exempted amount پر بھی لگتا ہے یا اس کے بعد شروع ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی منسٹر صاحبہ۔

محترمہ حنا ربانی کھر: جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں جواب پڑھ دوں؟ It is a fact that the exempted limit/threshold of Rs.300,000/- in the cases of salaried and individual businesses is included in the calculation of the income tax. معزز ممبر نے چونکہ reasons پوچھی تھیں تو وہ یہ بتائی گئی ہیں income upto Rs.300,000/- for salaried and individual business tax payers is exempted (as the tax rate is for income is 0%). Tax rates provided under progressive slab system are designed with inbuilt system whereby tax is required to be calculated on the basis of applicable slab rate, without excluding the basic threshold exemption limit of Rs.300,000/- as this carries tax rate of 0%. جناب! معزز ممبر کے اگر کوئی اور سوالات ہوں تو I will be very pleased to answer that. جناب! اگر آپ نے ایک level of salaried class کو exempt کرنا ہے کیونکہ ان کی تنخواہ اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ وہ income tax pay کر سکیں، وہ اس تنخواہ سے اپنے گھر کی ضروریات ہی پوری کر پاتے ہیں تو یہ class exempted ہے لیکن جو آگے والی classes ہیں، ان پر تو progressively income tax لگنا چاہیے۔ اسی لیے اگر تنخواہ Rs.300,000/- ہے تو وہ exempted ہے لیکن اگر اس سے زیادہ Rs.400,000/-, Rs.500,000/- یا 5, 6 million ہے تو اس پر جو tax rate applicable ہے، وہی لگتا ہے۔ اس پر آپ کو slabs کی provision نہیں ملتی یا slabs کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کی logic یہ ہے کہ جو تین لاکھ یا اس سے کم والے ہیں، ان کو فائدہ ہو اور جن کا ٹیکس بنتا ہے، وہ pay کریں۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! اس سوال کا جواب ہمیں تو نہیں ملا، اگر ہم پڑھ لیتے تو بہتر تھا۔

جناب چیئرمین: آپ نے خود ہی کہا کہ جواب دے سکتی ہیں، انہوں نے جواب بھی دے دیا ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: میری گزارش یہ ہے کہ جواب دیا جا سکتا تھا، قصداً اور عمداً نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین: ان کو جواب کی کاپی دے دیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: یہ جواب مشکل نہیں تھا، پہلے بھی دیا جا سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب، آپ کو کاپی مل رہی ہے، منسٹر صاحبہ آپ کو کاپی دے رہی ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس طرح کے آسان سوالات کا جواب تو نہ روکا جائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ تین لاکھ روپے exempted ہیں۔

جناب چیئرمین: اس میں بحث میں نہیں پڑ سکتے، یہ questions hour ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں question ہی کر رہا ہوں لیکن اس کے لیے تھوڑا explain کرنا پڑتا ہے۔ تین لاکھ روپے exempted ہیں لیکن اگر تین لاکھ روپے سے پانچ سو روپے زائد ہو جائیں تو ٹیکس پانچ سو روپے پر نہیں بلکہ تین لاکھ پانچ سو روپے پر ہو گا۔ اب یہ کس class میں آتے ہیں؟ وزیر صاحبہ نے بتایا ہے کہ ہم higher salaried class پر ٹیکس لگانا چاہتے ہیں تو پھر تین لاکھ سے زائد پر بے شک لگائیں لیکن تین لاکھ سے اگر ایک روپیہ بھی اوپر ہو جائے تو اس کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ان کے ساتھ کچھ نرمی کرنے کا پروگرام ہے؟

جناب چیئرمین: آپ کی تجویز ہے کہ تین لاکھ روپے سے زائد پر ٹیکس لیا جائے۔

محترمہ حنا ربانی کھر: جناب! ہم سب parliamentarians ہیں، ہمیں ہر چیز میں malintention نہیں دیکھنی چاہیے۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے سوالات بہت اہم ہوتے ہیں اور ان کا جواب دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ ایک procedural error ہوا ہے کہ ہم نے جوابات بھیجے تھے، وہ پرنٹ نہیں ہوئے۔ اس سلسلے میں we are taking full responsibility. دوسرا، میں نے بتایا ہے کہ progressive taxation system ہے اور ہونا چاہیے۔ میں معزز ممبر کو وضاحت کر دوں کہ

اگر تین لاکھ سے تین لاکھ پچاس ہزار روپے ہیں تو یہ نہیں ہوتا کہ آپ کا بیس فیصد ٹیکس کٹے گا بلکہ آپ کو 0.75% which is not even nominal, which is almost not fair یہ ٹیکس لگے گا۔ اگر آپ کی آمدنی تین لاکھ پچاس ہزار سے چار لاکھ روپے ہے تو پھر 1.5% ٹیکس لگے گا۔ چھ لاکھ پچاس ہزار روپے اور سات لاکھ پچاس ہزار روپے پر صرف 6% ٹیکس ہے۔ جب taxable income 4.5 million سے exceed کرتی ہے تو تب 20% ٹیکس لگتا ہے۔ یہ progressive tax ہے، ایسا نہیں ہے کہ اگر آپ کی income تین لاکھ روپے سے پانچ روپے زائد ہو جائے تو آپ کی پوری income پر 20% ٹیکس لگے گا۔ جیسا میں نے بتایا کہ اگر income تین لاکھ روپے سے تین لاکھ پچاس ہزار روپے تک ہے تو صرف 0.75% ٹیکس لگے گا، یہ اس کی progressive nature ہے۔

جناب چیئرمین: ان کی تجویز ہے کہ آپ تین لاکھ روپے کو exempt کر دیں اور تین لاکھ روپے سے زائد پر ٹیکس لگائیں۔

محترمہ حنا ربانی کھر: آپ ایک امیر آدمی کو تین لاکھ روپے کا فائدہ کیوں دیتے ہیں؟ یہ تو غلط ہے کہ آپ تین لاکھ روپے کی exemption کا فائدہ ایک ایسے آدمی کو دیں جس کی income 20, 25 or 50 million ہے۔ Targeted subsidy ہوتی ہے کہ آپ نے جس کو فائدہ دینا ہے، target کر کے اسی کو دیں۔ میں نے جو progressiveness explain کی ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ اگر آپ کی income تین لاکھ پانچ روپے ہو گئی ہے تو آپ پر 20% ٹیکس نہیں لگے گا بلکہ صرف 0.75% لگے گا۔ اسی طرح سے 2.5% ,1.5% ہے اور چھ لاکھ روپے سے سات لاکھ روپے سالانہ پر 6% ٹیکس لگتا ہے۔ باقی سب اس سے نیچے ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! حنا ربانی کھر صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے پہلی مرتبہ دیکھا ہے کہ ان کی پوری ٹیم یہاں موجود ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے، اگر دیگر وزراء بھی اپنے سیکرٹری حضرات کو یہاں آنے کا کہیں کیوں کہ وہ notes لے رہے ہوتے ہیں۔ اصل فیصلہ کرنے والے یہ لوگ ہوتے ہیں۔ آپ نے متعدد مرتبہ ہدایت بھی کی ہے۔ منیر قریشی صاحب جیسے ایماندار آفیسر ہیں، میں ان کو التجا کرتا ہوں کہ جو مگر مچھ ہیں۔۔۔

Mr. Chairman: We must appreciate the good work of the Minister for Finance. Thank you. Haji Adeel *Sahib*.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! محترمہ نے جو فرمایا ہے، مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔ میں General Sales Tax کی مثال دیتا ہوں۔ آج کل پچاس لاکھ ہے اور reformed میں پچھتر لاکھ رکھے گئے ہیں۔ اس کے لیے registration کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو پچھتر لاکھ ایک ہزار روپے کا کاروبار کرے گا تو وہ پچھتر لاکھ کا ٹیکس دے گا۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کر لیجیے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں ان ہی کے محکمے کے بارے میں بتا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: سوال کیجیے، policy matter discuss نہ کریں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! چونکہ account کا مسئلہ ہے۔ بجلی کے بل میں شروع کے units کے rates کم ہوتے ہیں، وہ چاہے امیر استعمال کرے یا غریب اور جوں جوں units بڑھتے ہیں، ان کے rates بڑھتے جاتے ہیں۔ آپ بے شک تین لاکھ روپے کے بعد 0.75% نہ کریں، آپ 2% charge کر لیں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب، question کر رہے ہیں یا suggestion دے رہے ہیں؟

سینیٹر حاجی محمد عدیل: پہلے خواتین کے لیے کچھ خصوصی ہوتا تھا یعنی اگر تین لاکھ ہے تو ان کے لیے ساڑھے تین لاکھ روپے ہوتے تھے، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آج کل خواتین کو وہ سہولت مل رہی ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ Questions hour میں سوال کیجیے suggestions کے لیے اور طریقے ہیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! یہ بڑے عرصے کے بعد آتی ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ شکایت مت کیجیے۔

محترمہ حنا ربانی کھر: جناب! جب House میں میرا business ہوتا ہے، تو میں آتی ہوں۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح، آپ آتی ہیں۔ ان کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے، ممبران جنہوں نے آج سوالات کرنے تھے وہ خود موجود نہیں ہیں۔

محترمہ حنا ربانی کھر: جناب! انہوں نے جو خواتین کے لیے special dispensation کا ذکر کیا ہے، وہ to the best of my knowledge exist کرتی ہے لیکن اس کی exact details چونکہ اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہیں تو جب وہ پوچھیں گے تو میں بتا دوں گی۔ دوسرا، انہوں نے کہا کہ RGST جو انشاء اللہ in the near future House میں present ہو گا، اس میں پچاس لاکھ سے بچھتر لاکھ تک limit بڑھا دی ہے لیکن کہیں نہ کہیں تو cut off point رکھنا پڑے گا۔ دو قسم کے arguments ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ جو پرچون کی دکان والا ہے، اس کو آپ کیوں اس مسئلے میں لا رہے ہیں، اس کو exempt کرنا چاہیے۔ اگر یہ argument ہے تو پھر where we will draw the line کہ کون سی income کا record exist کرنا چاہیے اور اس میں اتنی سکت both financial and other ہونی چاہیے کہ وہ اس کا record maintain کر سکے۔ Sir, I think as parliamentarian یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس system کو زیادہ سے زیادہ formulize کرنے کی کوشش کریں اور کوشش کریں کہ سب کچھ on the record آئے تاکہ پتا چلے کہ کون کتنا دے رہا ہے اور کون نہیں دے رہا۔

انہوں نے subsidy on electricity کی بات کی، sir, I think according to my mind the honourable member quoted a very bad example because یہ جو subsidy on electricity ہے، جناب! کیا یہ مناسب ہے کہ آپ اور میں بھی ایک غریب کے لیے رکھی گئی provision کہ اس کو بجلی کم ریٹ پر ملے، اس سے فائدہ اٹھائیں؟ کیا یہ fair ہے؟ میرے خیال میں یہ غلط system ہے، اس کو تبدیل کرنا چاہیے، اس کی وجہ سے ہم suffer کر رہے ہیں۔ آپ کے ملک میں اتنے resources نہیں ہیں کہ آپ untargeted subsidies دیتے رہیں چونکہ resource constraint ہے، اس لیے آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ آپ نے targeted subsidy کے ذریعے وہ کم resources اپنے مستحق، غریب vulnerable لوگوں کو دینے ہیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے مجھے، آپ یا ہم سب میں disburse کر دینے ہیں۔ میرے خیال میں پاکستان کے پاس کوئی اور option نہیں ہے کہ untargeted subsidy کی طرف جائے اور میرے

خیال میں انہوں نے جو electricity کی مثال دی ہے، اس سلسلے میں بھی ہم تو یہ recommend کریں گے کہ یہ change ہونی چاہیے۔

[2] Mr. Chairman: The questions Hour being over the remaining question and their replies taken as read and are placed on the table of the House.

شکریہ۔ اب leave applications پر آجاتے ہیں۔

84. *Senator Dr. Abdul Khaliq Pirzada: Will the Minister for Finance, Revenue and Planning and Development Division be pleased to state:

(a) the make and model of the vehicles purchased by the Ministry and its attached departments during the last two years; and

(b) the procedure adopted for purchase of the said vehicles?

Ms. Hina Rabbani Khar: (a) The make and model of vehicles purchased by Finance Division (Main), and attached departments during the last two years (financial year 2008-09 and 2009-10) are as under.

Finance Division (Main)

S.	No.	Make	Model
1.	One	Honda Civic	2009
2.	One	Toyota Altis	2009
3.	Six	Suzuki Cultus	2009

[2] *The questions Hour being over the remaining questions and their replies taken as read and are placed on the table of the House.*

4.	Two	Suzuki Mehran	2009
5.	One	Suzuki Bolan	2009
6.	One	Toyota Altis	2010
7.	Three	Toyota Corolla	2010

Finance Division (Military)

S.No.	Make	Model
1.	Toyota Corolla	2009
2.	Suzuki Cultus	2009
3.	Suzuki Cultus	2009
4.	Suzuki Cultus	2009
5.	Honda CG-125 (Motorcycle)	2009

Controller General of Accounts

Nil

Federal Treasury Office

NIL

(b) The procedure for purchase of new/ additional vehicles and replacement of condemned vehicles has been circulated by the Cabinet Division with the approval of Prime Minister Secretariat vide letter No.6-7(1)02-M-II, dated 07-07-2005 (Annex-B). The said procedure is as under:

(i) The Ministry / Division / Department take up a case with Finance Division for purchase of additional / new vehicles if enhancement in the authorized strength of vehicles is necessitated due to increase in establishment /work load of the concerned Ministry/ Division/ Department.

(ii) A Vehicle Committee has been constituted in Finance Division to evaluate all such proposal for additional / new vehicles. The composition of the Committee is as under:—

(a) Additional Secretary Finance (Exp), Chairman

(b) Joint Secretary (Military), Cabinet Division, Member

(c) Joint Secretary(Admn) Concerned Division, Member

(iii) The above Committee examine the rationale for authorization of additional vehicles and accord its approval. In case of disagreement, the case is referred to Finance Secretary for decision.

(iv) The Secretary Inchagre/ Principal Accounting Officer (PAO) sanction purchase of new vehicles after approval of the proposal by the Vehicle Committee, referred to above. A copy of the sanction is also sent to the Cabinet Division for record/ information.

2. After completion of all the above procedural requirement, orders are placed with the concerned Motorcar Companies for purchase of new vehicles by the Ministry/Division/Department after ensuring the market price of the vehicles in accordance with the Public Procurement (PPRA) Rules, 2005 (Annex-A).

3. For replacement of condemned vehicles of Ministry/ Division / Department the procedure is adopted as per Rule 25 of Rules for use of Staff Car-1980 of the Cabinet Division. The said procedure is simplified as under:—

(i) The old vehicles are examined by a Committee constituted in each Ministry/Division /Department comprising Joint Secretary of the Ministry concerned as Chairman and one other

officer in each Ministry/Division/ Department and a representative of Finance Division (Deputy Financial Adviser). The Committee make its recommendation in writing to the Secretary of the Division concerned.

(ii) The condemned vehicles are disposed of in accordance with PPRA Rules (Annex−A).

Annex-A

Government of Pakistan
Public Procurement Regulatory Authority

Public Procurement Rules

2004

As ammended upto December 13, 2006

URL : www.ppra.org.pk

40. Limitation on negotiations.—Save as otherwise provided there shall be no negotiations with the bidder having submitted the lowest evaluated bid or with any other bidder:

Provided that the extent of negotiation permissible shall be subject to the regulations issued by the Authority.

41. Confidentiality.—The procuring agency shall keep all information regarding the bid evaluation confidential until the time of the announcement of the evaluation report in accordance with the requirements of rule 35.

42. Alternative methods of procurements.—A procuring agency may utilize the following alternative methods of procurement of goods, services and works, namely:—

(a) *petty purchases.*—Procuring agencies may provide for petty purchases where the object of the procurement is below the financial limit of *twenty five thousand rupees. Such procurement shall be exempt from the requirements of bidding or quotation of prices:

Provided that the procuring agencies shall ensure that procurement of petty purchases is in conformity with the principles of procurement prescribed in rule 4:

Provided further that procuring agencies convinced of the inadequacy of the financial limit prescribed for petty purchases in undertaking their respective operations may approach the Federal Government for enhancement of the same with full and proper justifications.

(b) *request for quotations.*—A procuring agency shall engage in this method of procurement only if the following conditions exist, namely:—

(i) the cost of object of procurement is below the prescribed limit of *one hundred thousand rupees:

*Provided that the respective Boards of Autonomous bodies are authorized to fix an appropriate limit for request for quotations method of procurement subject to a maximum of rupees five hundred thousand which will become financial limit under this sub-rule:

*Amended vide Cabinet Division No. 5/37/2005-M-III/Admin (PPRA), dated 13-12-2006

(ii) the object of the procurement has standard specifications;

(iii) minimum of three quotations have been obtained; and

(iv) the object of the procurement is purchased from the supplier offering the lowest price:

Provided that procuring agencies convinced of the inadequacy of the financial limit prescribed for request for quotations in undertaking their respective operations may approach the Federal Government for enhancement of the same with full and proper justifications;

(c) *direct contracting.*—A procuring agency shall only engage in direct contracting if the following conditions exist, namely:—

(i) the procurement concerns the acquisition of spare parts or supplementary services from original manufacturer or supplier:

Provided that the same are not available from alternative sources;

(ii) only one manufacturer or supplier exists for the required procurement:

Provided that the procuring agencies shall specify the appropriate fora, which may authorize procurement of proprietary object after due diligence; and

(iii) where a change of supplier would oblige the procuring agency to acquire material having different technical specifications or characteristics and would result in incompatibility or disproportionate technical difficulties in operation and maintenance:

Provided that the contract or contracts do not exceed three years in duration;

(iv) repeat orders not exceeding fifteen per cent of the original procurement;

(v) in case of an emergency:

Provided that the procuring agencies shall specify appropriate fora vested with necessary authority to declare an emergency;

(*b*) Medium Cars .. .. Cars with an engine power ranging from over 1300 cc to 1600cc.

(*c*) Big Cars .. .. .. Engine power exceeding 1600cc.

(2) The use of staff cars shall be restricted as follows :—

(*a*) All official duties in the Division Ministry/Department.	Small Cars.
(*b*) Ministers or other entitled dignitaries and office holders.	Medium Cars.
(*c*) Protocol purposes only	Big Cars.

NOTE.—The above rule shall also apply to all autonomous and semi-autonomous bodies and corporations.

25. **Replacement of Staff Cars.**—(1) No staff cars shall be replaced save in the manner as provided below :—

(2) A replacement committee hereinafter, referred to in these rules as Committee should be constituted in each Division for determining further usefulness of various vehicles in the Division. The Committee shall consist of the following members :

(a) Joint Secretary of the Ministry Division concerned.	*Chairman.*
(b) Financial Adviser of the Ministry Division concerned	*Member.*
(c) Commandant of concerned workshop as per sub-rule (4)	*Technical Member.*

(3) The Committee shall meet in the Division on an appointed date and time to examine the staff car proposed to be replaced and shall make its recommendation, in writing, to the Secretary of the Division.

(4) Before the staff car is examined by the Committee, it shall be got inspected in one of the nearest EME Workshops by the Division concerned as given below :-

1. 501 Central Workshop EME, Rawalpindi.
2. 601 Combined Workshop, EME Quetta.
3. 602 Combined Workshop, EME, Karachi.
4. 603 Combined Workshop, EME, Lahore.
5. 51 EME Battalion, Peshawar.
6. 56 EME Battalion, Sialkot.
7. 70 EME Battalion, Multan.

(5) Conditions for Replacement of Staff Cars :

(a) No vehicle will be replaced before the completion of the prescribed life fixed on the basis of mileage number of years used.

(b) The life fixed for replacement is six years or 200,000 kilometers for small cars and seven years or 250,000 kilometers for medium cars, whichever is earlier.

(c) If a vehicle is required to be replaced before reaching the life fixed a special procedure given under rule 25(5) (b) will be followed.

Exception —No life is fixed for big cars. Car who meet a serious accident can be proposed for condemnation at any time as per following procedure.

(6) Replacement Procedure of Staff Cars :—

(a) Staff cars when due for replacement as per their fixed life may be replaced at the discretion of the Secretary Additional Secretary incharge of the Division concerned.

(b) In the case of a vehicle required to be replaced under clause 25(5) (c) the matter shall be referred to the Cabinet Division together with necessary justification. In such case of replacement the vehicle need not be pre-inspected as required for normal replacements. After agreement of the Cabinet Division the case would be referred to the authorised workshop of the Cabinet Division for their technical opinion. Finally the car Replacement Committee of the Cabinet Division will give its recommendation and also bring out any adverse reflections to the notice of the concerned Secretary where necessary. On a positive recommendation of the Committee the Staff Car may be replaced.

(c) All cases of replacement of cars would continue to be referred to the Cabinet Division for obtaining "No objection certificate".

Annex-B

GOVERNMENT OF PAKISTAN
CABINET SECRETARIAT
(CABINET DIVISION)
******

No.6-7(1)02-M.II. Islamabad, the 22nd July, 2005

Subject: SIMPLIFICATION OF PROCEDURE RELATING TO REPLACEMENT/PURCHASE OF VEHICLES

Reference Rule 25 of Rules for the Use of Staff Cars-1980, Cabinet Division's letter No.8/7/98-CS, dated 1st June 1998 and D.O. Letter No.1/ 2 /2000-Imp-II, dated 28th February 2000.

2. The Prime Minister has been pleased to approve modification in procedure relating to replacement of condemned vehicles and purchase of additional

vehicles, vide Prime Minister's Secretariat u.o.No.1601/DS(AIII)/2005, dated 11-07-2005, as under:-

a. Replacement of Condemned Vehicles

(1) The Secretaries Incharge Ministries/Divisions and the subordinate offices/attached departments under their administrative control are empowered to sanction purchase of the new vehicles in replacement of the condemned vehicles, if the budget is available.

(2) A copy of the sanction will be sent to the Cabinet Division for record/information.

b. Purchase of Additional Vehicles

(1) For purchase of additional vehicles necessitated due to increase in establishment/workload etc. the Ministry/Division/Department concerned will take up a case with Finance Division for enhancement in the authorized strength of their vehicles.

(2) A Vehicles Committee composed as under is hereby constituted to evaluate all proposals for additional vehicles:-

(a)	Additional Secretary (Exp) Finance Division	Chairman
(b)	Joint Secretary (Military Wing) Cabinet Division	Member
(c)	Joint Secretary (Admn) concerned Division	Member

(3) The above Committee will examine the rationale for authorisation of additional vehicles and accord its

approval. In case of disagreement, the case will be referred to the Finance Secretary for a decision.

(4) The Secretary Incharge may sanction purchase of new vehicle(s), after approval of the proposal by the Vehicles Committee, referred above. A copy of the sanction will be sent to the Cabinet Division for record/information.

c. For the situations referred to in Para 2 a & b above, the ban imposed on the purchase of new vehicles, at present, will deemed to have been lifted and the summary for relaxation of the ban by the Prime Minister will not be required. However, the instructions with reference to imported vehicles circulated vide Cabinet Division's D.O. letter No.1/2/2000-Imp-II, dated 28th February 2000 will continue to be adhered

d. The CONDEMNATION of the vehicles of all Ministries/Divisions, their attached departments and subordinate offices will, however, continue to be undertaken as per existing procedure, as laid down in Rule-25 of Staff Car Rules 1930.

3. These instructions may be communicated to all subordinate offices and attached departments under administrative control and affiliated Autonomous/Semi Autonomous Bodies and Corporations.

4. This issues with the approval of the Cabinet Secretary.

Lt Col
(Muhammad Dawood)
Staff Officer (Army)
Tel: 9208275

All Secretaries/Additional Secretaries Incharge of the Ministries/Divisions.

85. *Senator Haji Ghulam Ali: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of persons working in CDA on daily wages basis for the last six or more years;

(b) the number of the persons whose services were regularized by CDA during the last two years; and

(c) the number of the new appointments made in the authority during the last two years?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) 1335 person are working in CDA on daily wages for the last six or more years.

(b) Services of 441 persons have been regularized by CDA during the last two years.

(c) 335 persons have been engaged on daily wages basis in the authority during the last two years.

86. *Senator Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the date on which Mr. Tariq Aziz, former Principal Secretary to the Ex-Chief Executive / President and Incharge of the Security Council Secretariat relinquished charge of the post;

(b) whether it is a facthat the said officer is still enjoying official facilities, if so, its details with reasons?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) No formal charge relinquishment report of Mr. Tariq Aziz is available in Establishment Division's record. However, the resignation tendered by him, w.e.f. 23-08-2008, was accepted by the competent authority (the then President of Pakistan), and notified by the Establishment Division is annexed.

(b) No facilities are being provided to Mr. Tariq Aziz, by the Establishment Division.

Annexure

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE
OF THE GAZETTE OF PAKISTAN PART-I

No.41/190/2000-E-I
GOVERNMENT OF PAKISTAN
CABINET SECRETARIAT
ESTABLISHMENT DIVISION
******

Islamabad, the 29th August, 2008

NOTIFICATION

The competent authority has been pleased to accept the resignation tendered by Mr. Tariq Aziz as Secretary, National Security Council Secretariat, with effect from 23-08-2008.

(Ch. R. A. Zia)
Deputy Secretary to the
Government of Pakistan

The Manager,
Printing Corporation of
Pakistan Press,
Karachi.

Copy to:

- The Principal Secretary to the Prime Minister, Prime Minister's Secretariat (Public), Islamabad.
- The Secretary to the President, President's Secretariat (Public), Islamabad.
- The Military Secretary to the Prime Minister, Prime Minister's Secretariat (Public), Islamabad.
- The Secretary, Cabinet Division, Islamabad.
- The Secretary, Establishment Division, Islamabad.
- The Secretary, National Security Council Secretariat, Islamabad.
- The Chief Secretaries, Punjab/Sindh/NWFP/Balochistan.
- The Director General, Inter Services Intelligence, Islamabad.
- The AGPR, Islamabad.
- The Principal Information Officer, Press Information Department, Islamabad.

87. *Senator Hafiz Rashid Ahmad: Will the Minister for Commerce be pleased to state the details of foreign visits

undertaken by the Secretary Commerce since 2008 indicating also the name of country visited, duration and purpose of visit in each case?

Reply not received.

88. *Senator Hafiz Rashid Ahmad: Will the Minister far Commerce be pleased to state the details of foreign visits undertaken by the persons holding the portfolio of the Minister for Commerce since 2008 indicating also the names of countries visited, duration and purpose of each visit?

Reply not received.

89. *Senator Hafiz Rashid Ahmad: Will the Minister for Finance, Revenue and Planning and Development be pleased to state the details of foreign visits undertaken by the Secretary, Ministry of Planning and Development since 2008 indicating also the name of country visited, duration and purpose of visit in each case?

Ms. Hina Rabbani Khar: During the period from 1st January, 2008 to 18th January, 2009 Mr. Ghiasuddin Ahmed and Mr. Suhail Safdar remained Secretary, Planning & Development Division whereas Mr. Ashraf M. Hayat is the present incumbent. The details of foreign visits undertaken by these officers during 1st January, 2008 to 31st July, 2010 are placed at Annex-I.

Annex- I

Foreign Visits undertaken by the Secretary, Planning & Development Division During 1st January, 2008 to 31th July, 2010.

Sr. No	Name of Secretary	Country / Duration	Purpose of Visit
1.	Mr. Ghiasuddin Ahmed	Nil.	
2.	Mr. Suhail Safdar	i). Spain/ 4th to 10th May, 2008.	To attend the 41st Asian Development Bank Annual Meeting and Asia-Spain Technology Seminar on "Infrastructure Energy and Environment".
		ii). Maldives/ 26th-27th May, 2008	To represent Pakistan in the 2nd Meeting of SAARC Ministers on Poverty Alleviation.
		iii). Egypt and Jordan/ 8th to 14th November, 2008.	Participation in Pakistani Trade and Investment Delegation to increase awareness on Trade and Investment Promotion.
		i). India/ 19th to 21st March, 2009	To represent Pakistan in the 3rd meeting of SAARC Secretaries on Poverty Alleviation.
		ii). Abu Dhabi/ 1st-2nd April, 2009	To participate in Pakistani Delegation for attending the Friends of Democratic Pakistan (FODP)-Experts meeting.
		iii). Japan/ 15th-17th April, 2009	Participated as part of the Entourage of President's visit to Japan to attend FODP's meetings.
		iv). Turkey/ 24-25 August, 2009	Participated in Friends of Democratic Pakistan (FODP) Senior Officials/ Ministerial Meeting.
3	Mr. Ashraf M. Hayat	v). Vietnam/ 28th-30th September, 2009.	On invitation of Asian Development Bank Institute represented Pakistan in the Regional Conference on impact of global economic slowdown on poverty and sustainable development in Asia and Pacific (Chaired the session on South Asia).
		vi). Thailand/ 4th-6th November, 2009	On invitation of UNESCAP represented Pakistan in First Session of the Committee on Trade and Investment of UNESCAP (Guest speaker on trade substitution).
		vii). Turkey/ 16th-18th February, 2010.	Led Pakistani delegation in the 20th Meeting of ECO Regional Council to discuss future economic cooperation between member states

		viii). USA/ 19th-22nd April, 2010.	To visit EDI, World Bank, IMF Training Institute and Harvard, Yale and Boston Universities to rebuild linkages and establish deeper relations of Planning Commission with these institutions.

"UN-STARRED QUESTION AND ITS REPLY"

2. Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names, designation, BPS, educational qualification and place of domicile of the persons appointed on regular and contract basis in the State Life Insurance Corporation of Pakistan during the last two years;

(b) the procedure adopted for the said appointments,

(c) the names of Newspapers in which the advertisements far the said vacancies were published; and

(d) the number of applications received and the number of persons called for test / interview for each vacancy?

Makhdoom Amin Fahim: State Life Insurance Corporation of Pakistan was communicated the directives. (Flag-A) of Government of Pakistan to fill the vacant positions after advertising and complying with the Provincial / Regional Quota. The vacant seats in different cadres were calculated along with Regional Provincial Quota. Detail is as under:—

Positions	Vaca-Ncies	Quota Wise Distribution						
	Merit	Punjab	Sindh	A.K.	FATA	BichIn	KPKW	
Mgr.	09	1	4	3	0	0	0	1
Dy. Mgr.	27	3	13	4	1	1	2	3
Asst. Mgr.	56	4	28	11	i	2	4	6
E.O.	35	3	17	7	1	1	2	4

2. ADVERTISEMENT

The advertisements for recruitment in above mentioned posts were published in "the Daily Times" & "the Daily Express" on 23rd November 2009 all over the Pakistan. Copies of Advertisements are attached as Flag B & Flag C respectively.

3. PROCEDURE

In order to ensure merit and transparency in the entire process of the recruitment / appointment, a rational procedure was approved / adopted by the competent authority which was observed in letter and spirit during the process of recruitment. The procedure of award of numbers / marks was approved by Board of Directors and is attached as Flag - D.

In response to the advertisement, about 417 & 610 applications were received for the post of Manager and Deputy Manager respectively. Whereas, 1140 and 2684 applications were

received for the post of Assistant Manager and Executive Officer respectively.

Interviews were conducted all over Pakistan to select the suitable candidates for appointments. As the application received for the posts of Assistant Manager and Executive Officer all over Pakistan were significantly higher than the posts of Deputy Manager and Manager, therefore, the selection criteria for Assistant Managers and Executive Officers, *inter alia*, included two phases of interviews, conducted by members of senior management *i.e.* Executive Directors / General Managers with a view to ensure the recruitment of potential and deserving candidates through a transparent process. The candidates who got 60 or above out of 100 marks in initial interview were eligible to appear before interview committee for final interview. The initial interview result was communicated to successful candidates through letters for appearance in the final interview. As an abundant precaution, the candidates were also communicated telephonically for appearance in the final interview. Accordingly, the offer letters for appointment were issued to those candidates, who secured the top positions in their respective province / region as per Provincial / Regional / Minorities quota, as well as based on the recommendations of Interview Committees.

4. APPLICATION AND CANDIDATES CALLED FOR INTERVIEW

Detail of number of applications and number of candidates called for interview along with quota wise appointment is as under:—

Positions	No of Appli-cations	Called for Interview	Vaca-ncies	Quota Wise Appointment						
				Merit	Punjab	Sindh	A.K.	FATA	Blchtn	KPK W
Mgr.	417	396	09	1	4	3	0	0	0	1
Dy. Mgr.	610	575	27	3	13	4	1	1	2	3
Asst. Mgr.	1140	1062	56	4	28	11	1	2	4	6
E.O.	2684	2600	35	3	17	7	1	1	2	4

5. NAMES, DESIGNATION, DOMICILE & OTHER INFORMATION ABOUT THE APPOINTED CANDIDATES

The other required information about the appointed candidates is as under:-

Managers (Grade – 11)				
S.No	Name of Employee	Date of Appt.	Domicile	Qualification
1	Sajjad Bilgirami	15/02/2010	Merit	MBA
2	Abdul Rehman Khilji	21/04/2010	KPKW	LLB - LLM
3	Farhanuddin Khan	15/02/2010	Punjab	MSC
4	Ghazal Shakeel	15/02/2010	Punjab	MBA
5	Muhammad Tajammul	15/02/2010	Punjab	MA
6	Shahid Mahmood	15/02/2010	Punjab	MA
7	Syed Anis Ahmed Shah	15/02/2010	Sindh (R)	MA
8	Abdul Hameed Soomro	22/04/2010	Sindh (R)	MBA
9	Abu Ahmed	22/04/2010	Sindh (U)	MBA
Deputy Managers (Grade – 10)				
1	Abdul Rauf	15/02/2010	AK	LLB
2	Mansoor Khalil Lodhi	15/02/2010	Balochistan	MBA.
3	Pir Syed Rasool Jan	15/02/2010	FATA	MCS-MBA
4	Anwar Nazeer Solangi	15/02/2010	Merit	MBBS
5	Owais Khan	15/02/2010	Merit	BSC (4Yrs)
6	Nauman Ahmed Khan	15/02/2010	KPKW	MBBS
7	Rahim Khan	15/02/2010	KPKW	MBA
8	Qurat-ul-Ain	15/02/2010	KPKW	MCS
9	Syed Anwar ul Hasan	15/02/2010	Punjab	MBA

10	M. Umer Hanif	15/02/2010	Punjab	MBA
11	Syed Shiraz ali	15/02/2010	Punjab	MSC
12	Faiza Arif	15/02/2010	Punjab	ACMA
13	Atif Raza Asad	15/02/2010	Punjab	MBA
14	Javed Afzal	15/02/2010	Punjab	MSC
15	Mumtaz Ali Khan	15/02/2010	Punjab	MBA
16	Ubaid ur Rehman	15/02/2010	Punjab	MBA
17	Tahmina	15/02/2010	Punjab	MA
18	Rana Naeem Iqbal	15/02/2010	Punjab	MCS
19	Zubair Ahmed	15/02/2010	Punjab	CA INTER
20	Nasir Khan	15/02/2010	Punjab	MCS
21	Mahboob Ali Shaikh	13/04/2010	Sindh Rural	BE
22	Nusrat Shaheen	15/02/2010	Sindh Rural	MSC
23	Rashid Tufail	05/04/2010	Sindh Rural	BE
24	Shazia Shaikh	15/02/2010	Sindh Rural	MBBS
25	Saba Shahid	15/02/2010	Sindh Rural	LLB
26	Muhammad Saad Barakzai	15/02/2010	Sindh Urban	MBA
27	Tazeen Aftab	15/02/2010	Sindh Urban	MBA
Assistant Managers (Grade – 9)				
1	Muhammad Naseem Khan	12/04/2010	AK	MA - LLB
2	Farid Baig	12/04/2010	Balcohistan	MCS
3	Munir Ahmed Jamali	12/04/2010	Balcohistan	BSC (4 yrs)
4	Farrukh Jamal	12/04/2010	Balcohistan	BS (4 Yrs)
5	Wazir Khan	12/04/2010	Balcohistan	MA
6	Asif Saleem Shah	12/04/2010	FATA	MA
7	Sameenah Hameed	12/04/2010	FATA	MSE
8	Mr. M. Khalid Shaikh	12/04/2010	Merit	BE
9	Mr. Asghar Ali Jagirani	12/04/2010	Merit	BE
10	Shahid A. Hashmi	12/04/2010	Merit	MA
11	Rashid Awan	12/04/2010	Merit	MBA
12	M.Tahir Khan	12/04/2010	KPKW	MCS
13	Zeeshan-ul-Haq	12/04/2010	KPKW	MBA
14	Babu Khan	12/04/2010	KPKW	MBA
15	Hafeez Ur Rehman	12/04/2010	KPKW	MSC
16	Muhammad Asif	12/04/2010	KPKW	MA
17	Rizwan Ahmed	12/04/2010	KPKW	MBA
18	Sher Muhammad	12/04/2010	Punjab	MBA
19	Syed Ghulam Abbas	12/04/2010	Punjab	LLB
20	Adila Iffat	12/04/2010	Punjab	MBA
21	Kashif Mansoor	12/04/2010	Punjab	MCOM
22	Gulshad Khan	12/04/2010	Punjab	MBA
23	M. Waqas Akram	12/04/2010	Punjab	MBA
24	Mustansir Saeed	12/04/2010	Punjab	MCS
25	Nadeem Tufail	12/04/2010	Punjab	MBA
26	M. Zeeshan Ahmed	12/04/2010	Punjab	MBA
27	Faisal Iqbal	24/06/2010	Punjab	MA
28	Rana Fahad Javed	12/04/2010	Punjab	MBA

29	Mr. M. Asad Shahzad	12/04/2010	Punjab	MA
30	Muhammad Sajid Raza	12/04/2010	Punjab	MA
31	Naveed Akhtar	12/04/2010	Punjab	MBA
32	Khurram Younus	24/06/2010	Punjab	MBA
33	M.Umer	12/04/2010	Punjab	MBA
34	Amer Khalil Mirza	12/04/2010	Punjab	MBA
35	Musadique Ikram	12/04/2010	Punjab	MBA
36	Syed Hashim Raza Naqvi	12/04/2010	Punjab	MBA
37	Ambreen Akhtar	12/04/2010	Punjab	MA
38	Rafiya Yasmeen	12/04/2010	Punjab	MBA
39	Madiha Fareed Katiha	12/04/2010	Punjab	MBA
40	Jamshed Khalid	12/04/2010	Punjab	MBA
41	Syed Asad Murtaza Naqvi	12/04/2010	Punjab	MCS
42	M. Iqbal Shahid	12/04/2010	Punjab	MBA
43	M. Qasim	12/04/2010	Punjab	MBA
44	M. Kamran Khan	12/04/2010	Punjab	MBA
45	Badar Hameed Khan	12/04/2010	Punjab	MA
46	Dr. Sanober Iqbal Memon	12/04/2010	Sindh Rural	MBBS
47	Mr. Majid Ali Shah	12/04/2010	Sindh Rural	LLB
48	Mr. Tahir Jabbar	12/04/2010	Sindh Rural	MA
49	Abdul Ghaffar Lagahri	12/04/2010	Sindh Rural	MBA
50	Aneeta Karim	12/04/2010	Sindh Rural	MPA
51	Hammad Maqbool	12/04/2010	Sindh Rural	MBA
52	Dr. Shabana Wasti	12/04/2010	Sindh Urban	MBBS
53	Mr. Sheraz Ahmed	12/04/2010	Sindh Urban	MBA
54	Neena Liza	12/04/2010	Sindh Urban	MA
55	Aneela Gul	12/04/2010	Sindh Urban	LLB
56	Nimra Saleem Khan	12/04/2010	Sindh Urban	MBA
Executive Officers (Grade – 08)				
1	Aftab Ashraf	12/04/2010	AK	BCOM
2	Mohammad Hassan	12/04/2010	Balochistan	BA
3	Muhammad Shafqat	12/04/2010	Balochistan	BSC
4	Anil Zeb	12/04/2010	FATA	BA
5	Mr. Asif Siddiqui	12/04/2010	Merit	BA
6	Syed Nusrat Ali Naqvi	12/04/2010	Merit	BCOM
7	Sadia Adam	12/04/2010	Merit	MBA
8	Shahid Khan	12/04/2010	KPKW	MBA
9	Khurram Jahan Nasir	12/04/2010	KPKW	BBA (H)
10	Arbab Shakirullah	12/04/2010	KPKW	MA
11	Zamir ul Hasan	12/04/2010	KPKW	BA
12	Anum Shafique	12/04/2010	Punjab	BCOM
13	Ijaz Hanif	12/04/2010	Punjab	BA
14	Muhammad Waqas	12/04/2010	Punjab	BCOM
15	Amir Riaz	12/04/2010	Punjab	BSC (H)
16	Iftikhar Ahmed Awan	12/04/2010	Punjab	MCS
17	Imtiaz Khan	12/04/2010	Punjab	BA
18	Wazir Ali	12/04/2010	Punjab	MBA

19	Muhammad Bin Sajid	12/04/2010	Punjab	BA
20	Alsha Kaleem	12/04/2010	Punjab	MSC
21	Ghulam Haider	12/04/2010	Punjab	BA
22	Hussain Raza Gardezi	12/04/2010	Punjab	BSC
23	Laila Ahmed	12/04/2010	Punjab	B.Ed
24	Zaigham Abbas	12/04/2010	Punjab	MCOM
25	Shaista Kanwal	12/04/2010	Punjab	MA
26	Sohail Akhtar	12/04/2010	Punjab	MBA
27	M. Shahnawaz	12/04/2010	Punjab	MBA
28	Nisar Ahmed Khan	12/04/2010	Punjab	BCOM
29	Ms. Qurat-ul Ain Memon	12/04/2010	Sindh Rural	MA
30	Mr. Sanaullah Shaikh	12/04/2010	Sindh Rural	BE
31	Bashir Ahmed Solangi	12/04/2010	Sindh Rural	BA
32	Zulfiqar Ali Sial	12/04/2010	Sindh Rural	MBA
33	Mr. Shahid Pervez Qureshi	12/04/2010	Sindh Urban	BSC
34	Kamran Hasan	12/04/2010	Sindh Urban	BCOM
35	Rahat Irfan	12/04/2010	Sindh Urban	BCOM

6. Moreover, it is relevant to submit that in year 2009, PACRA (Pakistan Credit Rating Agency) has awarded AAA status to the only Public Sector Organization viz: State Life Insurance Corporation (SLIC), for its exceptionally strong capacity to meet policy-holder and contract obligation. It is worth mentioning that State Life secured the business of Rs. 7 billion in year 2009 *i.e.* 40% increase to the business of year 2008.

7. In order to meet the burgeoning need of Human Resource due to gigantic business performance as well as to maintain the quality service status of the Corporation, Board of Directors (BOD) of State Life in its meeting allowed Chairman State Life to hire the services of person on temporary basis for the period of six months to cope up the requirement stemmed from contingency. Their hiring is purely on temporary basis, which automatically ends after stipulated period as per their terms and conditions. It is pertinent to mention that according to State Life Employees (Service) Regulations 1973, these temporary hired persons are not part of manpower of State Life.

Annexure-A

E.D. P&GS/RED/PHS/LAW
15 MAY 2009
4857
STATE LIFE

MOST IMMEDIATE
BY FAX

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMERCE
*****

No. 4(4)/2009 Admn-VI

Islamabad the, 13th May, 2009

1. Secretary, TDAP, Karachi
2. Chairman, TCP, Karachi.
3. Chairman, SLIC, Karachi.
4. Chairman, PTB, Peshawar.
5. Chairman, NICL, Karachi.
6. Chairman, PRCL, Karachi
7. Chairman, NTC, Islamabad.
8. DG, PITAD, Islamabad.
9. DG, TO, Islamabad.
10. DG, PHDEB, Lahore.

AGM (P-1) SECTT.
19 MAY 2009
08
STATE LIFE PO

Chairman Secretariat
19 MAY 2009
1203
STATE LIFE P.O.

SUBJECT: - **COMMERCE MINISTER'S DIRECTIVES**

Honorable Minister for Commerce has desired that the positions of the vacant posts in your department may be advertised in the National Press by indicating the Provincial Quota and before advertise the said posts approval of the Commerce Minister may kindly be obtained.

(Abdul Waheed Khan)
Section Officer
☎ 9206746

Annexure-B

STATE LIFE H.O

Corporate Communication
Department

STATE LIFE
INSURANCE CORPORATION OF PAKISTAN

Publication: Daily Times.

Location: Karachi

Date: 23-11-2009

News ☐ Editorial ☐ Advertisement ☒ Article ☐ Letter

Situations Vacant

1. A large and growing public sector organization is seeking to employ professionals for appointment in officers, supervisory and management cadres in different offices all over the country. Remuneration Packages depend upon qualification, ability and relevant experience.

S.No.	Name of Post	Max Age	Qualification	Experience
I.	Manager	45 years	M.B.A. / M.Sc. / M.Com / MCS / M.A. (Economics), Chartered Accountants, ACMAs or Equivalent, Masters in Business Administration, Economics, Finance, Statistics, H.R.M. will be preferred.	Three to five years experience in insurance/ relevant field may be an added advantage.
II.	Deputy Manager	45 years	M.B.A. / M.Sc. / M.Com / MCS / M.A. (Economics), LL.B, Intermediate C.A. / Three parts of ACMA / MBDS / B.E. or Equivalent, Masters in Business Administration, Economics, Finance, Statistics, H.R.M. will be preferred.	Two to three years experience in insurance/ relevant field may be an added advantage.
III.	Assistant Manager	45 years	M.B.A. / M.Sc. / M.Com / MCS / M.A. (Economics), LL.B, Intermediate C.A. / Three parts of ACMA / MBDS / B.E. or Equivalent. Masters in Business Administration, Economics, Finance, Statistics, H.R.M. will be preferred.	Experience in insurance / relevant field may be an added advantage.
IV	Executive Officer	45 years	Graduate / B.A. / B.Com / or Equivalent. Bachelors in Business Administration, Economics, Finance, Statistics, H.R.M. will be preferred.	Experience in insurance / relevant field may be an added advantage.

2. One person can apply for one post only, which he / she deems suitable as per his / her qualification and experience. No claim other than the post applied for will be entertained at any stage of recruitment.
3. Only those candidates can apply, who have acquired their degree from an institution recognized by Higher Education Commission, Government of Pakistan.
4. Incomplete, illegible applications and those received after the due date will not be entertained. Only short listed candidates will be called for test / interviews. No TA / DA will be admissible to the candidates appearing for the test / interview.
5. All quotas, prescribed in Government rules, shall be applicable.
6. The Government servants may apply through proper channel after getting N.O.C. from parent organization.
7. Candidates should be prepared to serve anywhere in Pakistan.
8. Candidates are required to mention the post applied for in Capital Letters at the top right hand corner of the envelope.
9. Applications along with attested copies of domicile certificate, PRC, educational credentials, experience, N.O.C. (in case of Govt. Employee), CNIC and three recent passport size photographs must reach P.O. Box No. 5725, Karachi by December 5, 2009.

PD (C) - 1254

Annexure-C

STATE LIFE
INSURANCE CORPORATION OF PAKISTAN

Corporate Communication
epartment

ublication: Express.

lation: Karachi

ate: 23-11-2005

News ☐ Editorial ☐ Advertisement ☐ Article ☐ Letter

اسامیاں خالی ہیں

نمبر شمار	عہدے کا نام	عمر کی حد	قابلیت	تجربہ
I	نیم	45 سال	M.B.A / M.Sc / M.Com / M.C.S / M.A (Economics) پہلی (1) درجہ فیصد ACMA اسلامی۔ یونیورسٹی ایم کمپنی آف انگلینڈ اور H.R.M میں امیدوار کی کے سال امیدوار کا حامل ہونا چاہیے	ہفتہ وار اخبار میں شائع ہونے والی اشتہار میں ذکر کیا جائے گا
II	ایل نیم	45 سال	M.B.A / M.Sc / M.Com / M.C.S / M.A (Economics) L.L.B کا ACMA/CA کے ممبر ایس اسلامی۔ یونیورسٹی ایم کمپنی آف انگلینڈ اور H.R.M میں امیدوار کی کے سال امیدوار کا حامل ہونا چاہیے	ہفتہ وار اخبار میں شائع ہونے والی اشتہار میں ذکر کیا جائے گا
III	اسسٹنٹ نیم	45 سال	M.B.A / M.Sc / M.Com / M.C.S / M.A (Economics) L.L.B کا ACMA/CA کے ممبر ایس اسلامی۔ یونیورسٹی ایم کمپنی آف انگلینڈ اور H.R.M میں امیدوار کی کے سال امیدوار کا حامل ہونا چاہیے	ہفتہ وار اخبار میں شائع ہونے والی اشتہار میں ذکر کیا جائے گا
IV	اکاؤنٹنٹ ایسر	45 سال	گریجویٹ B.Com / B.A اسلامی۔ یونیورسٹی ایم کمپنی آف انگلینڈ اور H.R.M میں امیدوار کی کے سال امیدوار کا حامل ہونا چاہیے	ہفتہ وار اخبار میں شائع ہونے والی اشتہار میں ذکر کیا جائے گا

ایک نیشنل سٹیل ایک عہدے کے لیے درخواست دے سکتا ہے بشرطیکہ وہ تعلیمی اور تجربے کے معیار پر پورا اترتا ہو۔ ہر امیدوار کے کسی ایک عہدے کے علاوہ کوئی اور درخواست قبول نہیں ہوگی جس کے لیے درخواست جمع کرائی گئی ہو۔

صرف ایجوکیشن کمیشن (HEC) منظور شدہ اداروں سے حاصل کردہ ڈگری/سند/امیدوار درخواست دے سکتے ہیں۔

مکمل اور صحیح کوائف پر مبنی درخواستیں موصول ہونے والی اور مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ صرف شارٹ لسٹ کیے گئے امیدواروں کو انٹرویو کے لیے طلب کیے جائیں گے۔

انٹرویو کے لیے (بشرط لاگو) صرف شارٹ لسٹ کیے جانے والے امیدواروں کو TA / DA کا حامل ادا نہیں ہوگا۔

ملازمت کی پیشکش کے وقت امیدوار کا میڈیکل ٹیسٹ کروانا لازمی ہوگا۔

ملازمت کی پیشکش کے وقت امیدوار سے N.O.C کے حصول کے بعد تقرر نامہ جاری کرنے کی درخواست کی جائے گی۔

امیدوار کے لیے لازم ہے کہ وہ کسی بھی کمپنی کے کسی بھی قسم کے مالی نقصانات کی ذمہ داری کے لیے تیار ہو۔

امیدوار کو انٹرویو کے وقت اپنی تعلیمی اسناد کے اصل اور دو نقول ہمراہ لانا ہوں گی۔

امیدوار کو انٹرویو کے وقت اپنی تعلیمی اسناد کے اصل اور دو نقول ہمراہ لانا ہوں گی۔

ایسے امیدوار جو کسی نیشنل بینک، PTC، فیڈرل یا صوبائی حکومت کے ادارے میں ملازم ہیں، انہیں درخواست کے ساتھ N.O.C (عدم اعتراض سرٹیفکیٹ) منسلک کرنا ہوگا۔

درخواستیں بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھیجی جائیں۔ درخواستیں 5 دسمبر 2005ء تک ہیڈ آفس کراچی پہنچ جانا چاہئیں۔

Annexure-D

STATE LIFE
INSURANCE CORPORATION OF PAKISTAN

Principal Office,
State Life Building No.9,
Dr. Ziauddin Ahmed Road
Karachi – 75530

Mr. /Ms./	
S/o. D/o. W/o./	
CNIC #	
Domicile	

Post Applied For	
Date Of Interview	
Application #	
Qualification	

S.#	Assessment Criteria	Maximum Marks	Marks Given by Interview Committee
i.	Education / Qualification		
	Academic	10	
	Computer	5	
ii.	Knowledge of the Subject	10	
iii.	Age		
	Equal to or below 40 Years Marks (5 – 10) Above 40 Years Marks (1 – 5)	10	
iv.	General Experience (other than Insurance)	10	
v.	Insurance related Experience	10	
vi.	Insurance related Certification	5	
vii.	Interpersonal Skills	15	
viii.	Communication Skills (Spoken English)	15	
ix.	Personality / Presentation	10	
	Total	100	

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب گل محمد لاٹ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ یکم تا 5 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ گلشن سعید صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 نومبر کو ایوان میں شرکت نہیں سکی تھیں، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ ثریا امیر الدین صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 5 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Item No.3

حافظ رشید صاحب موجود نہیں ہیں۔ اس کمیٹی کا کوئی ممبر موجود ہے۔ ابراہیم صاحب! آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں پھر آپ item No.3 move کر دیں۔

Presentation of Reports

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: I beg your permission to move on behalf of the Chairman Standing Committee on States and Frontier Regions that under Sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on Starred Question No.163 asked on 20th January, 2010, regarding funds provided by the Government to Peace Committees and Lashkers in Khyber Pakhtunkhwa Province and FATA during the last year, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under Sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business

in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on starred question No.163 asked on 20th January, 2010, regarding funds provided by the Government to Peace Committees and *Lashkers* in Khyber Pakhtunkhwa Province and FATA during the last year, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Professor sahib please, move item No.4.

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Mr. Chairman, I beg to move on behalf of the Chairman Standing Committee on States and Frontier Regions to present the report of the Committee on Starred Question No.163 asked on 20th January, 2010, regarding funds provided by the Government to Peace Committees and *Lashkers* in Khyber Pakhtunkhwa Province and FATA during the last year.

Mr. Chairman: Report stands presented. Item No.5, legislative business, yes, Bokhari sahib. Would you move?

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari : I do not have any communication with the Minister concerned, he might be busy in the National Assembly so, it can be deferred.

جناب چیئرمین: آپ move کر دیں کیونکہ there are no amendments. اس کو defer کر دیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: آپ defer کر دیں، they know the objects and reasons for that.

جناب چیئرمین[3]: ٹھیک ہے پھر اس کو defer کر دیتے ہیں، as the Leader of the House would say, we defer it, ٹھیک ہے، Government business ہے۔

[3] *Items No. 5,6 deferred by the order of the Mr. Chairman.*

کوئی بھی نہیں ہے، Minister of State for Parliamentary Affairs بھی نہیں ہیں۔ اچھا، commenced motion پر آجاتے ہیں۔

We may now take up item No.7 regarding discussion on the following amended motion moved by Senator Muhammad Ishaq Dar on 1st November, 2010.

> "The House may discuss the prevailing state of country's economy in the wake of the devastating floods in Pakistan together with price hike in the country."

Who will speak first?

ڈار صاحب موجود نہیں ہیں جو mover ہیں۔ جی، اس کو Monday کو لے لیں، بولنے والا کوئی نہیں ہے، no speaker today? چلیں کوئی point of order لے لیتے ہیں، آپ کا point of order ہے، تب ہی آپ یہ بات کر رہے ہیں۔ آپ سب کے points of order لے لیتے ہیں، چلیں، بسم اللہ کریں۔ میرا خیال ہے کہ آج Members جمعے کو بھی چھٹی منانے کے mood میں ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (مشیر برائے وزیر اعظم): جناب! لگ یہی رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی۔ منگل کی چھٹی ہے، چلیں دیکھ لیتے ہیں۔ جی please میاں صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you sir. Sir, through you first of all before I raise the point of order, I would request you, if you could kindly ask the Leader of the House to take note of this and ask the Defence Minister to answer this on Monday.

جناب چیئرمین: جی Leader of the House آپ آجائیں۔ بلیدی صاحب! آپ کا point of order لیں گے، آپ فکر نہ کریں، میں نے آپ کا ہاتھ دیکھ لیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! اگر اس issue کو honourable Leader of the House note کر لیں اور Defence Minister سے کہیں کہ اگر اس کا Monday کو جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ پہلے اپنا point of order کر لیں، جواب بھی آجائے گا۔

Points of Order

Cancellation of PIA's Air Space by Rassia

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ جناب۔ جناب! آج کے اخبار میں ایک خبر چھپی ہے اور اس خبر کے مطابق Russia نے اپنی Pakistan International Airlines air space کے لیے بند کر دی ہے۔ PIA کی flights جو Europe, America and Canada جاتی تھیں ان کی ایک ہفتے میں تقریباً 80 ایسی flights ہیں جو اس air space کو استعمال کرتی تھیں، انہوں نے ان کے لیے یہ air space بند کر دی ہے۔ اس سے دو چیزیں یا دو نقصانات سامنے آرہے ہیں، پہلا نقصان یہ ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ 15 سے 20 minutes کا flying time ہے، یہ آنے جانے میں increase ہو جائے گا جب 15 سے 20 minutes کا flying time increase ہو گا۔ جیسے میں نے کہا کہ ہفتے میں 80 پروازیں ہیں تو اس کے مطابق کہا یہ جاتا ہے کہ obviously جو fuel consumption ہے that will go up and when the fuel consumption goes up Mr. Chairman, it is expected that the PIA will have to bear an additional expenditure of rupees 120 million, 120 million a week additionally PIA will have to bear. جناب چیئرمین! اس کی جو وجہ دی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ PIA کو جس time کے اندر reapply کرنا چاہئیے تھا، PIA کی Management نے اس time کے اندر reapply نہیں کیا، اگر انہوں نے reapply کیا بھی تو جو طریقہ کار اور formulation تھی، PIA نے اس کے مطابق نہیں کیا۔ لہذا، یہ cancellation of PIA's air space by Russia ہوئی ہے، اگر یہ بات درست ہے، میں نے اس لیے کہا ہے کہ جواب آنے دیں پھر اس پر بات کریں گے، اگر یہ بات درست ہے تو پھر یہ PIA Management کی ایک بہت بڑی criminal neglect ہے۔

Mr. Chairman: What do you want that the Government should come and answer?

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the Government should come and answer and tell us that whether (a) this news

item is correct that the Russian air space has been closed or denied to PIA, (b) is it correct that as a consequence of this rupees 120 million per week will be extra expenditure and No.3 that what was the reason why this air space has been closed and No.4 that was it due to the negligence of the PIA Management? So, these are 4 questions.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! میری ایک گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: The honourable Member himself is an Advisor.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! ذرا تحمل کریں۔ حاجی عدیل صاحب ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ جی، کیا چیز ہے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں نے عرض کیا ہے کہ

the honourable Member himself is an Advisor to the Prime Minister and this issue could have been raised at the proper forum also but in spite of that when he raises this issue before this House certainly I request him kindly give in writing that I should convey it to the Defence Minister so that would be able to make a reply on Monday.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman.....

Mr. Chairman: Yes.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I think the less said the better about what my status is since the question has been raised then let me answer it. I think the less said on the floor of

the House, the better on what my status is as the Advisor to the Prime Minister and whether I am or not that is a question mark.

Number 2, is that there is no other forum. I would like to inform the honourable Leader of the House that there is no other forum when Parliament is in session to raise such a question. If he wants in writing, I will give it to him in writing.

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، آپ کا point of order آ گیا ہے۔ Please ask the Minister for Defence to come and give a reply on Monday. ٹھیک ہے جی، اور یہ جو چار points ہیں آپ ذرا ان کو note کروا دیجیئے۔ شکریہ میاں صاحب۔ جی مولانا صاحب۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: شکریہ جناب چیئرمین۔ جب افغان امریکہ war ہوئی تو اس دوران بلوچستان کے کافی airports خضدار، دالبندین، ژوب وغیرہ بند کر دیئے گئے تھے، یہ اس حوالے سے بند کیے گئے کہ یہ بارڈر کے قریب ہیں یا ان کا کوئی اور مقصد تھا۔ اب ایک ایک کر کے سارے airports کھول دیے گئے ہیں اور یہ تقریباً functional ہو گئے ہیں اور لوگ سفر کر رہے ہیں۔ سفری سہولت بڑی اچھی چیز ہے لیکن بد قسمتی سے ابھی تک خضدار ائرپورٹ نہیں کھلا، خضدار کا کراچی سے تقریباً 400 کلومیٹر کا فاصلہ ہے جبکہ یہ کوئٹہ سے 370 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ میں سڑکوں کی حالت کے بارے میں یہاں ہر روز مسئلہ اٹھاتا ہوں کہ ہماری سڑکیں خراب ہیں۔ اس حوالے سے میں گزارش کروں گا کہ ڈیفنس منسٹر صاحب کو ہدایت کی جائے کہ کم از کم خضدار ائرپورٹ کے بارے میں سوچیں۔ اگر وہاں پر flights کا سلسلہ شروع ہو جائے تو یہ وہاں کے لوگوں کے لیے بہت اچھا فیصلہ ہو گا اور ان کی دیرینہ خواہش بھی ہے کہ خضدار ائرپورٹ دوبارہ کھول دیا جائے۔

جناب چیئرمین: پہلے تو کراچی، خضدار، کوئٹہ کے لیے فلائٹ ہوتی تھی۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: ابھی کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کیونکہ میں نے خود travel کیا ہوا ہے، ایک زمانے میں، میں نے خضدار میں کچھ cases بھی چلائے تھے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب والا! اگلی بات یہ ہے کہ آپ کے علم میں ہے کہ روزانہ اغوا برائے تاوان کے cases ہو رہے ہیں یا اغوا نما گرفتاریاں ہوتی ہیں۔ لوگوں کی جانیں محفوظ نہیں رہیں۔ لہذا وہاں پر بھی پرواز بحال ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ کا point آ گیا ہے۔ Monday کو وزیر صاحب آئیں گے تو خضدار پر بھی جواب دیں گے۔ جی ڈاکٹر سومرو صاحب۔ اپوزیشن side سے بھی لے لیتے ہیں، فکر نہ کریں میں نہیں اٹھوں گا۔ ٹھیک ہے مساوات create کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! میرا خیال ہے ہارون صاحب کو موقع دے دیتے ہیں۔

سینیٹر خالد محمود سومرو: ٹھیک ہے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

Purchase of Plots by NIC on Higher Rates

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ہارون صاحب۔

سینیٹر ہارون خان: جناب چیئرمین! میں اس point of order کے through ایک بہت ہی important item کو raise کرنا چاہتا ہوں۔ آج "Business Recorder" میں ایک خبر آئی ہے، regarding National Insurance Corporation اور جو اس کی inquiry ہو رہی ہے اس کا میں تھوڑا سا background آدھے منٹ میں بتاؤں گا کہ Standing Committee of Commerce نے یہ issue take up کیا تھا اور تین sub-committees بنائی تھیں۔ ایک sub-committee کو اسحاق ڈار صاحب convene کر رہے تھے، ایک کو سینیٹر سیمیں صدیقی صاحبہ اور ایک کو میں کر رہا تھا۔ اس میں تین plots involve تھے، ایک پلاٹ directly Transparency International کے through اس پر سپریم کورٹ نے دیا۔ All and all تقریباً market value ڈیڑھ ارب روپے کی تھی اور پلاٹ by National Insurance پانچ ارب میں خریدے گئے ہیں، .its a day light robbery اب مسئلہ یہ ہے کہ اس خبر کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ تین sub-committees بنی ہیں اور ان تینوں کے conveners کو ان کے party leaders pressurize کر رہے ہیں کہ یہ جو culprits ہیں یہ نکل جائیں، FIA کی investigation گول مول ہو جائے۔ میں اپنی explanation دینا چاہتا ہوں کہ نہ مجھے کسی پارٹی لیڈر نے pressure ڈالا ہے اور نہ میں کسی کے pressure میں آؤں گا۔ ہم نے پچھلی دفعہ recommend کیا تھا کہ جو ملی

بھگت سے لوگوں کے ہاتھ میں پیسہ واپس آیا ہے، جو sellers ہیں، ان کو بھی ECL میں ڈالا جائے، انہیں arrest کیا جائے اور ان کے accounts freeze کیے جائیں۔ میرا ایک objective ہے، میں کسی کے پیچھے نہیں پڑا، میرا objective ہے کہ یہ جو پانچ ارب ہے یہ حکومت پاکستان کی treasury میں واپس آئے اور اگر حکومت پاکستان interested ہے تو واپس آئے گا۔ ہم FIA کی investigation کو monitor کرنا چاہتے ہیں۔ نہ مجھ پر کسی کا pressure ہے اور نہ مجھ پر کوئی pressure ڈال سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ڈاکٹر خالد سومرو صاحب۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: جناب چیئرمین! میں اسی تسلسل میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے خود کہا کہ مساوات create کریں تو پھر آپ بیٹھ جائیے۔ اسی تسلسل میں ہے تو پہلے ڈار صاحب بول لیں، پھر آپ بول لیجیے گا۔ محترمہ ایک تسلسل create کرنا چاہ رہی ہیں۔ جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! on record میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری sub-committee نے سب سے پہلے رپورٹ جون میں دے دی تھی۔ ایک اور جو ہماری Standing Committee Industries کی ہے جس کا میں چیئرمین ہوں we were the one who initiated, Ministry was resisting to put the Chairman on ECL and it was only because of we and our insistence اور مجھے کہا گیا کہ لکھ کر دیں، میں نے ان کو minutes کا provide extract کیا اور پھر وہ ECL پر ڈلے۔ Sir, country comes first ہم امین کے طور پر ان تمام جگہوں پر کام کرتے ہیں، چاہے سینیٹ کے floor پر، چاہے committees میں یا sub-committees میں۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا let me assure you کہ کسی قسم کی کوئی ایسی بات نہیں بلکہ on the contrary we are surprised کہ ابھی تک جو ہمارے commerce ہیں، I am only a member, I am not Chairman, I could assert more industries and my colleagues اسلام الدین شیخ صاحب ہیں، ہارون صاحب ہیں، سیمیں صدیقی ہیں we made assure the same evening that gentleman was put on ECL. Here there is a lot of resistance. I

don't want to go into detail, certain members were put pressure by their own parties, other then this party sitting in Opposition. I can sight examples and you will be shocked but as far as we are concerned اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر یہ کام کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ اسی طرح کام ہو گا۔
I assure you there will be no pressure, neither there is any pressure from any party, nor it will be acceptable by even other party. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سیمیں صدیقی صاحبہ، اسی چیز پر تسلسل ہے تو بول لیجیے۔ آپ ناراض بڑی جلدی ہو جاتی ہیں۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: نہیں جناب ناراض نہیں ہوئی۔ میں ہارون صاحب کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے نشاندہی کی کیونکہ میں نے آج صبح Business Recorder نہیں دیکھا۔ میں بھی ایک sub-committee کو convene کر رہی ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میری پارٹی کی طرف سے مجھ پر کوئی pressure نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حق کی جیت ہو گی۔ ہمیں کوئی لالچ نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ عوام کی لوٹی ہوئی دولت واپس آئے اور انشاء اللہ ہم اس پر کام کریں گے۔ جناب والا! دوسرا point of order خالد سومرو صاحب کے بعد مجھے دے دیجیے، وہ الگ ہے۔

جناب چیئرمین: وہ الگ ہے، ٹھیک ہے۔ جی ڈاکٹر خالد سومرو صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب! ممکن ہے کوئی اور تسلسل بھی ہو تو بیٹھ جاؤں۔ میرا point of order سیلاب کے حوالے سے ہے۔ ویسے تو پنجاب میں بھی بہت بڑی تباہی ہوئی ہے، خیبر پختونخوا میں بڑی تباہی ہوئی ہے، اس سے انکار ممکن نہیں لیکن سندھ میں بھی بہت بڑی تباہی ہوئی ہے۔ لاڑکانہ کے ارد گرد جو اضلاع ہیں، خاص طور پر ضلع کشمور، ضلع جیکب آباد، ضلع شکارپور، ضلع قنبر شہداد کوٹ، ضلع دادو، ضلع خیرپور، ہمارے ارد گرد کے سات اضلاع بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ وطن کارڈ کے حوالے سے جو سلسلہ چل رہا ہے اس پر مجھے گزارش کرنی ہے کہ بہت سے ایسے علاقے ہیں جو واقعتاً ڈوبے ہیں، وہاں کوئی گھر نہیں بچا لیکن ان لوگوں کو اب تک وطن کارڈ نہیں مل رہا اور کچھ ایسے لوگ ہیں جن کو وطن کارڈ دیا گیا ہے لیکن وہ پیسے نہیں نکال سکتے کیونکہ وہ cease کر دیا گیا ہے۔ لوگ بہت چیخ و پکار کر رہے ہیں، احتجاج کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے خصوصی ہدایات جاری

کریں کہ جو ڈوبے ہوئے لوگ ہیں انہیں فوری طور پر وطن کارڈ ملنے چاہییں اور جن علاقے کے لوگوں کو وطن کارڈ دے کر اسے cease کر دیا گیا ہے تو کم از کم ان کو پیسے ملنے چاہییں۔ اس پر خصوصی احکامات جاری کیجیئے۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! ڈاکٹر خالد سومرو صاحب نے وطن کارڈ کا point raise کیا کہ جو areas ڈوبے ہوئے ہیں ان لوگوں کو وطن کارڈ نہیں مل رہا تو اس میں جو concerned لوگ ہیں ان سے آپ ذرا رابطہ کیجیے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ان کو detail دے دیں تاکہ اس کے مطابق action لے سکیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں پوری تفصیل دوں گا۔

جناب چیئرمین: یہ بڑا نیک کام ہے، جو مصیبت زدہ ہیں ان کی مدد کرنا بڑا لازم ہے اور فوری مدد ہونی چاہیے۔ جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! چند دن ہوئے ایک بہت زبردست خبر چھپی کہ ایک سعودی شہزادے نے چیف جسٹس صاحب کو ایک خط لکھا، یہ خط وہاں جو بلڈنگ کرائے پر لی گئی اس کے حوالے سے تھا۔ میں اس خط کے متن کی طرف نہیں جاتا کیونکہ وہ چیف جسٹس صاحب کے پاس ہے۔ آج تقریباً چار دن ہو گئے ہیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان فرماتے ہیں کہ ہم تحقیق کریں گے کہ وہ خط اصلی ہے۔ حج اوقاف کے سیکرٹری صاحب کا پہلے بیان آیا تھا کہ یہ جعلی ہے۔ پھر کہا کہ مجھے علم نہیں شاید یہ صحیح ہو لیکن ان کو چاہیے یہ تھا کہ وہ ہمیں Through Foreign Office خط لکھتے۔ پھر ایک بیان آیا کہ کوئی بھی شخص کوئی چینل استعمال کرسکتا ہے اس پر پابندی نہیں ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان چار پانچ دنوں کے اندر حکومت کو یہ پتا چل گیا ہے کہ وہ خط اصلی ہے یا جعلی ہے۔ بخاری صاحب! اس کے بارے میں ہمیں کچھ بتا دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ پتا کرلیں گے۔ جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر خالد محمود سومرو: جناب! ایک منٹ کے لیے اگر مجھے اجازت دیں تو مہربانی ہو گی۔ حاجی صاحب کی بات کو آگے بڑھاؤں گا۔ صرف ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب! کیوں نہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں بھی Hajj Review Committee کا رکن تھا۔ پانچ ممبران تھے، تین قومی اسمبلی کے ارکان اور دو سینیٹ کے ارکان تھے۔ ہم رمضان المبارک میں وہاں گئے تو صرف اس سال کے لیے جو buildings hire کی گئی تھیں ان میں ہم نے ڈیڑھ ارب ریال کا گھپلا پکڑا۔ جس پر وزیراعظم صاحب نے راؤ شکیل کو وہاں سے واپس کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں انتہائی شرم کی بات ہے کہ ہم حج جیسی سعادت کو ان جیسے گندے کاموں میں ملوث کر رہے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ایک ایک حاجی کی رہائش پر فی حاجی ایک ہزار ریال کا گھپلا کیا گیا ہے۔ مدینہ منورہ میں ایک حاجی پر جو آٹھ دن کی رہائش ہوتی ہے اس پر ایک سو ریال فی حاجی گھپلا کیا گیا ہے۔ ہم نے پورا حساب کیا تو ڈیڑھ ارب ریال کا گھپلا تھا۔ میں سمجھتا ہوں اس شرمناک کیفیت سے ملک کو نکالنے کے لیے کوئی عملی اقدامات ہونے چاہییں۔ جو لوگ بھی اس میں ملوث ہیں ان کو ایسی عبرتناک سزا ملنی چاہیے کہ وہ نشان عبرت بن جائیں۔

جناب چیئرمین: جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: میں اس میں تھوڑا سا add کرلوں کہ میری ایک تجویز ہے کہ آپ ایک انکوائری کمیٹی سینیٹرز پر مشتمل بنائیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا point of order ہے وہ پوچھ لیجیئے۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: پہلے جو point of order ہے پوچھوں یا یہ بات پہلے کروں۔

جناب چیئرمین: پہلے point of order پوچھ لیں۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: ٹھیک ہے جی۔ میرا point of order یہ ہے کہ ہم اتنے crisis سے گزر رہے ہیں economic crisis, fuel crisis, electricity crisis, gas crises ہمارے پاس ہیں تو پرسوں اخبار میں، میں نے ایک خبر پڑھی تھی اور اس سے پہلے بھی یہ خبر آچکی ہے کہ ٹھٹھہ کے پاس ایک نیا شہر بسایا جارہا ہے جس کا نام ذوالفقار آباد ہے۔ جناب والا، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے پاس ٹھٹھہ میں سجاول ہے میرپور ساکرو ہے دیگر اور کئی چھوٹے چھوٹے شہر ہیں جن کے پاس کوئی infrastructure ہی موجود نہیں ہے اور وہاں کے عوام کو بنیادی سہولتیں حاصل نہیں ہیں تو ہمیں اتنا پیسا خرچ کرکے ایک نیا شہر بسانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ ہم ان پرانے شہروں کو

بہتر حالت میں کریں بجائے اس کے کہ ہم ایک نیا شہر بسائیں جب کہ ہمارے پاس پہلے ہی پیسا نہیں ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ یہ جو حج کی بات ہو رہی ہے۔وزیر صاحب نے شاید پریس کانفرنس میں بھی کہا ہے کہ مجھ سے پہلے بھی کرپشن ہوتی رہی ہے اب ہوئی ہے تو کیا بات ہے میری ایک تجویز تھی کہ آپ سینیٹرز پر مشتمل ایک کمیٹی بنادیں جو شہزادے نے خط لکھا ہے اس کی تھوڑی سی انکوائری کرے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔جی عباس صاحب۔

سینیٹر عباس خان: شکریہ جناب چیئرمین! ملک میں سیلاب نے جو تباہی کی ہے ہم اس کو چھوڑ کر اور باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔آگے سردی آرہی ہے اور سوات کے علاقے میں سردی کی وجہ سے لوگ بُری طرح متاثر ہوں گے۔ میری حکومت سے request ہے کہ جس level پر وہاں کام ہو رہا ہے۔ سردی آنے کے ساتھ ادھر دوبارہ تباہی ہوسکتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہاں پھر law and order کی situation پیدا ہو کیوں کہ وہاں کے حالات بہت ہی زیادہ خراب ہیں۔ اس کو serious لیا جائے کیوں کہ ہم سب سیلاب کو بھول چکے ہیں اور non-issues میں لگ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ڈاکٹر بلیدی صاحب last point of order جی اب کوئی نئی بات کیجئیے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی میں مبارکباد دیتا ہوں۔میں بھی ان کی بات کی حمایت کرتا ہوں۔میرا خیال ہے کہ جو خط آیا ہو گا یہ وہی گھپلا کرنے والوں کی سازش ہو گی۔نئے سیکرٹری صاحب جو گئے تھے انہوں نے صحیح کام کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ابھی موجودہ وقت میں بلوچستان سے کوئی وفاقی سیکرٹری پاکستان میں یعنی اسلام آباد میں نہیں ہے۔ یہ المیہ ہے چونکہ اس پر میرا سوال تھا جو کہ رہ گیا تھا۔ پاکستان کے چار صوبے ہیں اور اگر ایک صوبے کا کوئی بھی وفاقی سیکرٹری نہ ہو تو یہ بہت افسوسناک بات ہے۔آپ نیر بخاری صاحب کو بتا دیں کہ وہ ہمیں اس معاملے میں کب تک مطمئن کریں گے otherwise جو سینیٹر بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس پر واک آؤٹ بھی کریں گے کیوں کہ اس

میں ضروری ہے کہ چاروں صوبوں کی نمائندگی ہو۔ اگر ساٹھ وفاقی سیکرٹری ہیں اور ایک بھی بلوچستان سے نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر آپ بلوچستان کے لوگوں کو کیسے مطمئن کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اچھا جی آپ کا call attention notice ہے۔ جنہوں نے جواب دینا ہے وہ وزیر صاحب موجود ہیں؟ بخاری صاحب! پروفیسر صاحب اور ڈار صاحب دونوں تیار ہیں ان کا جواب کون دے گا۔ بخاری صاحب! پروفیسر صاحب کا call attention notice ہے۔ کس کو بلاتے ہیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: خورشید شاہ صاحب کو میں بلوالیتا ہوں وہ قومی اسمبلی میں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی خورشید شاہ صاحب کو بلا لیں۔ پروفیسر صاحب موجود ہیں Commenced Motion پر discuss شروع کردیتے ہیں جب تک خورشید شاہ صاحب آتے ہیں ہم اس کو لے لیتے ہیں۔ ڈار صاحب! آپ Commenced Motion پر شروع کریں۔ Please do that.

Commenced Motion on the Prevailing State of Country's Economy in the Wake of Devastating Floods in Pakistan Together with Price Hike in the Country

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ یہ جو ستمبر کا deferred motion تھا اور جس میں consensus کے ساتھ ہم نے price hike کے مسئلے کو add کیا ہے۔ میرے کئی ساتھی اس پر اپنا concern show کرچکے ہیں کہ ملک میں اس وقت جو معاشی صورتحال ہے وہ اتنی ہی گھمبیر ہے جتنا کہ law and order or security یا extremism, terrorism کی حالت ہے۔ دونوں چیزیں interlinked بھی ہیں اور اگر security and law and order ٹھیک نہیں ہوتا تو اس کا اثر آپ کی معیشت پر پڑتا ہے لیکن بدقسمتی سے جہاں ہمارے problems کافی گھمبیر تھے وہاں جو floods آئے اس سے ہمارے وہ معاملات زیادہ گھمبیر ہوگئے اور اسی وجہ سے جو motion House Business Committee میں ستمبر کے اجلاس کے لیے طے ہوا تھا وہ یہ تھا کہ The House may discuss the

prevailing state of economy in wake of the devastating surge in Pakistan. اور جو ہم نے اب add کیا ہے وہ یہ ہے together with price hike in the country. جناب والا، میں اس میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ unprecedented ہمارے اوپر اگر الفاظ استعمال کیے جائیں کہ اللہ کا عذاب نازل ہوا تو وہ میرے خیال میں مناسب ہی ہوگا۔ ہمارے مسائل اتنے گھمبیر تھے اور اس کے اوپر جو سیلاب پاکستان کی تاریخ میں unprecedented natural calamity اور قدرتی آفت کے طور پر آیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس میں تقریباً initial figures 14 million متاثرین کے تھے یعنی جو displaced لوگ تھے ایک کروڑ چالیس لاکھ اور وہ بڑھتا بڑھتا دو کروڑ لوگوں تک پہنچا اور Asian Development Bank and World Bank نے جو losses بتائے ہیں میرے خیال میں جو underestimated ہیں انہوں نے نو ارب ستر کروڑ یا 9.7 ارب ڈالر کا تخمینہ لگایا ہے اور human lives پندرہ سو اس سیلاب میں اللہ کو پیاری ہوئیں اور جو displaced figures اب final ہوا ہے وہ دو کروڑ ہے۔

جناب والا، جب یہ سیلاب کی آفت آئی تو قوم نے اس میں respond کیا political parties نے اس میں respond کیا اور میں یہ بات ریکارڈ پر رکھنا چاہوں گا کیوں کہ یہ ایک ایسی آفت تھی جس کے لیے سیاست سے بالاتر ہو کر ایک متحد قوم کی طرح جیسے earthquake کے وقت 2005 میں پوری قوم نے یہ ثابت کیا تھا۔ دونوں calamities میں فرق ہے۔ زلزلہ ایک جگہ پر focus تھا اس کو handle کرنا different تھا اس کے mechanics, challenges الگ ہیں۔ flood جو تھا right from KPK to Karachi, Sindh پورے ملک میں اس سے تباہی آئی اور ہم آنکھوں سے دیکھتے رہے اور تباہی آتی رہی۔ چودہ اگست کو ہماری پارٹی نے ایک proposal بنائی کہ جناب Relief efforts ہو رہی تھیں۔ چاروں صوبے بھی کر رہے تھے، وفاقی حکومت، foreign donors countries, particularly Saudi Arabia, UAE ترکی وغیرہ لیکن کبھی ہم تاریخ میں اپنے آپ کو بحیثیت قوم ثابت کرسکتے ہیں کہ ہم اپنے مسائل خود بھی حل کرسکتے ہیں یا نہیں۔ اس spirit کے ساتھ ایک proposal بنائی گئی، rescue is obviously stage one, rehabilitation or early relief is stage two and reconstruction is stage three کیونکہ اس میں وقت لگتا ہے۔ جو تباہی ہوئی اس حوالے سے human lives کے علاوہ جو ہماری standing crops تھیں، اس میں cotton ہے، اس میں rice ہے، اس میں sugarcane

ہے، اس میں کافی نقصان ہوا۔ اس میں ہمارے infrastructure کی کافی تباہی ہوئی، bridges ہیں، network roads ہیں، gas power plants ہیں، ہمارے industrial units مثلاً ginning factories and rice mills یہ ایک پوری لمبی list ہے، اس کے نتیجے میں ہمارے economic productivity losses ہیں کیونکہ disruption of supply کی وجہ سے بھی losses ہیں۔ اسی لیے میں نے شروع میں عرض کیا کہ جو 9.7 ارب کا تخمینہ ہے، مجھے یہ underestimate لگتا ہے۔ اسی spirit کے ساتھ ایک plan ہم نے تیار کیا کہ reconstruction phase کو تو ہم بعد میں لیں گے۔ دنیا باتیں کر رہی تھی اور آج بھی وہی position ہے کہ ہمیں trust deficit کا سامنا ہے، credibility gap ہے، لوگ ہم پر بحیثیت ایک ملک اعتبار کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور in kind دینے کی کوشش ہر ایک کی ہے۔ Liquidity یا hard cash ماسوائے چند ملکوں کے اور آئی ایم ایف کی ایک special release کے جو 451 million dollar کی تھی، اس کے علاوہ کوئی substantial requirements ہمیں نہیں ملیں۔

یہ جو second phase تھی rehabilitation کی، ویسے بھی ہمیں جلد از جلد اس کو handle کرنا چاہیے تھا۔ میں نے اپنی party کی ہدایت پر، National Rural Development Programme والوں سے interact کیا، میں نے اپنے بجٹ کی pink موٹی کتابوں کو پوری طرح تین دن اور تین راتوں تک جھانکا، میں بحیثیت ایک پاکستانی کے پرامید تھا کہ جو rehabilitation phase ہے، پاکستانی ہونے کے ناطے اور ایک sovereign ملک کے طور پر، ہم اس کو handle کرسکتے ہیں 14 اگست 2010 کو total affectees کا تخمینہ 14 million تھا اور ہمارے household کی جو average ہے، اس حساب سے تقریباً 25 لاکھ خاندان اس سے متاثر ہوئے تھے۔ جو National Rural Development Program کے ساتھ interact ہوا، repair of houses, replacement of livestock and fertilizer تمام کے لیے تقریباً 87,000/- روپے اوسطاً ایک family کے لیے رقم درکار تھی۔ اس کو ہم نے round of کر کے ایک لاکھ روپے کیا اور حکومت کو اس کے لیے request کی۔ ہم نے حکومت سے request کی کہ اگر ایک لاکھ روپے per family head کو ہم دیں، اگر 14 million affectees ہیں تو ہمیں 250 ارب چاہییں اور اگر یہ 20 million تک چلے گئے، ایک latest survey کے مطابق یہ 20 million تک پہنچ گئے ہیں، تو ہمیں 350 ارب روپے کی رقم درکار ہو گی۔

جناب چیئرمین! ریکارڈ کے لیے میں پھر یہ آپ سے عرض کرتا ہوں، یہ چیزیں اخباروں میں نہیں چھپیں لیکن میں اپنے بھائیوں اور دوستوں سے اس House میں یہ share کر رہا ہوں، 14 اگست کو ہماری پارٹی قیادت میاں نواز شریف نے، میں ان کے ساتھ تھا، جناب وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کی۔ ان کے ساتھ ان کے تین وفاقی وزراء بھی موجود تھے۔ اس میں ہم نے ان کو یہ تمام پروگرام پیش کیا اور ہم نے ان سے request کی کہ آپ 250 سے 350 ارب کا plan کریں۔ میں نے اور ہماری پارٹی نے تقریباً 276 ارب روپے identify کیے کہ ہمارے existing budget for the current year 2010-11 میں سے آپ یہ رقم لیں۔ اگر affectees 14 million ہیں تو ہمارے پاس کافی رقم بجٹ میں موجود ہے اور ہم اس کو conveniently redirect کرسکتے ہیں۔ اگر یہ 20 million پر جاتا ہے تو ہماری requirement تقریباً another around 70 billion ہو گی، اس کے لیے میں نے propose کیا کہ ہم 0.6 یا 0.7% آئی ایم ایف سے negotiate کریں گے۔ اگر ہم year after year اپنی عیاشیوں کی خاطر fiscal deficit کو budget target سے آگے لے کر جاتے ہیں تو یہ تو ایک ایسی چیز تھی کہ کسی کو اس پر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ہم کہہ کیا رہے تھے؟ Message یہ تھا کہ جناب، ہمیں آپ کی بھیک نہیں چاہیے، سو بسم اللہ آپ دیں، ہم مشکور ہیں لیکن rehabilitation کے لیے ہم کشکول لے کر نہیں پھریں گے۔ ہمیں اپنا fiscal target آئی ایم ایف سے adjust کرنا تھا جو کہ اب ویسے بھی ہو رہا ہے تو ہم 350 ارب تک اس phase کو ایک responsible قوم کی طرح ثابت کریں گے کہ ہم اپنے مسائل کا حل خود نکال سکتے ہیں، اس کو handle کرسکتے ہیں، اس طرح کی قدرتی آفات میں اپنے پاکستانی بہن بھائیوں کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔ میں مشکور ہوں پرائم منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے بڑی excitement show کی، انہوں نے اس کو accept بھی کیا اور انہوں نے ہم سے پوچھا کہ آپ کا کیا پروگرام ہے؟ ہماری قیادت نے کہا کہ ظاہر ہے کہ میڈیا ہم سے پوچھے گا، یہ پروگرام اب آپ کو دینے کے بعد ہم ان سے share کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جناب، اس سے بہتر پروگرام کیا ہوسکتا ہے۔ آپ یہیں بیٹھیں، ہم joint press conference کریں گے اور ہم آپ سے committed ہیں کہ ہم اس پر عمل درآمد کریں گے۔

ہماری دوسری proposal یہ تھی کہ National Disaster Management Authority جس کے head Prime Minister خود ہیں، اس میں Chief Ministers اور دوسرے لوگ بھی ہیں، اس کے اوپر credibility gap دور کرنے کے لیے، trust deficit کو دور

کرنے کے لیے، international community کو ایک message دینے کے لیے اور reconstruction کی تیاری کرنے کے لیے، ایک oversight body بنادیں۔ اگر ہم یہ phase خود کرتے تو آپ دیکھتے کہ کس طرح ہمارے reconstruction phase کے لیے ساری دنیا کھلے دل کے ساتھ آگے آتی کہ جناب، انہوں نے اتنا بڑا second phase خود کرلیا ہے، اب ہم ان کی مدد کریں گے، .they mean business ہم نے propose کیا کہ اس body میں کوئی سیاسی شخصیت نہ ہو اور اس میں credible نام ہو، کوئی بھی ہوسکتا ہے، ہم نے propose بھی کیا اور اخباروں میں بھی آیا۔ سو طے یہ ہوا کہ 48 گھنٹے میں ایک draft notification ہماری پارٹی سے share کی جائے گی اور ہم اپنے suggestions دے دیں گے۔ 48 گھنٹے گزر گئے، ایک اور دن add ہوا کہ Prime Minister sahib کو briefing دینی ہے، میں ریکارڈ پر کہہ سکتا ہوں کہ میں وزیراطلاعات کے ساتھ continuously in touch تھا، کیونکہ یہ ایک national issue تھا۔ ہماری پارٹی نے یہاں تک کہا کہ ہم آپ کے ساتھ شانہ بہ شانہ اور قدم سے قدم ملا کر چلیں گے جب تک کہ یہ مسئلہ پوری طرح پاکستان سے ختم نہیں ہوجاتا۔ اس کے بعد مزید دو دن add کیے گئے، پانچ دن کی بات ہوئی کہ NDMA کا اجلاس ہوجائے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ CCI کے اجلاس میں اس کو کیسے scuttle کیا گیا، میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں اگر حکومت نے کوئی اور فیصلہ کیا لیکن کتنی بدقسمتی ہے ہمارے ملک کی اور ہم کتنے dependent ہیں اور ہم کتنی dictation لیتے ہیں باہر کے ملکوں سے، جب ایک foreign donor agency آکر کہتی ہے کہ جناب، آپ کو ایک transparent body بنانا ہوگی۔ ہم نے دو مہینے ضائع کرنے کے بعد، اخباروں میں یہ خبر لگوانے کے بعد کہ اس proposal کو ہم نے accept نہیں کیا، ایک چھوٹے صوبے نے اس پر اعتراضات کیے، ہم نے eventually وہ transparent body بنائی۔ پھر پہلے ایک لاکھ روپے accept ہوئے، پھر اس میں بیس ہزار کی بات ہوئی، eventually اب وزیراعظم صاحب تقریریں کررہے ہیں کہ ایک لاکھ روپے ultimately per affectee household کو دیے جائیں گے۔

اسی طرح ہمیں یہ کہا گیا، آپ نے سنا یعنی افسوس ہوتا ہے ایسی چیزیں دیکھ کر کہ مختلف ممالک کے وزراءِ خارجہ نے کہا کہ جناب، جب تک آپ اپنے resources کو استعمال نہیں کریں گے، جب تک آپ اپنے وسائل ان کاموں کے لیے استعمال نہیں کریں گے، آپ کے امیر لوگ اس میں contribution نہیں کریں گے تو ہم کیوں دیں۔ جناب! کیا اس ملک کی تاریخ میں ہم کبھی بھی

ایک ذمہ دار قوم کی طرح آگے جاسکتے ہیں؟ یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم eventually اسی طرف آگئے ہیں کہ ہمیں اپنے ہی resources سے یہ کام کرنا ہوگا۔ ہم ابھی ایک transparent body بھی announce کرچکے ہیں لیکن ہمیں ابھی بھی flood کے حوالے سے معاملات کو accelerate کرنا چاہیے۔

جناب! آگے خراب موسم آرہا ہے بلکہ Northern Areas میں آچکا ہے، ہمیں جلد از جلد اقدامات اٹھانے چاہییں۔ اس سلسلے میں بھی بیٹھ کر بات ہوسکتی ہے، اگر یہ مسئلہ ہے کہ پیسے کہاں سے آئیں گے، ہم اس کو کیسے handle کریں گے، وہ بات بھی ہوسکتی ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ ملک کا مسئلہ ہے، یہ کسی پارٹی کا نہیں اور اس میں سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ میں تو اس کا بہت بڑا believer ہوں کہ ایسے تمام مسائل اور challenges جو ملک کو درپیش ہیں، ان کو ہم ایک متحد قوم کی طرح handle کریں اور ان challenges سے اپنے ملک کو باہر نکالیں۔ سیاست کے لیے بہت وقت ہے۔ جناب! چونکہ طے ہوا تھا کہ flood کے حوالے سے پہلے ہم بات کریں گے تو ہم حکومت سے request کریں گے کہ مہربانی کرکے rehabilitation phase کو accelerate کیا جائے، حکومت اس کو حل کرے اور جو announcements کی ہیں ان کو across the board fulfil کیا جائے، ابھی آپ نے سومرو صاحب سے سنا کہ وطن کارڈ کے حوالے سے ان کی کچھ reservations ہیں، اخبارات میں بھی آرہا ہے، میں اس کو reproduce نہیں کرنا چاہتا۔

اب میں گزارش کروں گا price hike کے حوالے سے کیونکہ یہ آپ نے add کردیا ہے، پھر میں overall economy پر بات کرتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: ڈار صاحب! آپ کس کو سنا رہے ہیں؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جی ہاں میں چیئرمین صاحب کو سنا رہا ہوں میرے خیال میں وہ اور میں ہی کافی ہیں۔ ہماری ایک debating society بن گئی ہے۔ ڈاکٹر مالک صاحب! میں مشکور ہوں۔ میں کہنا چاہتا ہوں لیکن چونکہ چیئرمین صاحب نے حکم دیا ہے۔

محترمہ حنا ربانی کھر: اسحاق ڈار صاحب! میں آپ کے پیچھے بیٹھی ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہیں، وہ ڈاکٹر مالک صاحب کو بھی نظر نہیں آ رہی ہیں، problem یہ ہے۔ She is very attentively listening to the discourse being given by Senator Ishaq Dar.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں ایک correction کرنا چاہتا ہوں کہ attentively نہیں بلکہ tentative.

(قہقہے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! I am glad that Minister of State for Finance is also here. میں گزارش کر رہا ہوں کہ price hike کے حوالے سے state کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور یہ ایک لمبی بحث ہے۔ آپ چینی دیکھ لیں، I see no reason why it should be sold at Rs. 95. It is totally mismanagement. لیکن اب state اپنا proactive role ادا نہیں کرے گی، اس میں ہم یہ سمجھیں کہ یہاں پر reverent and business میں لوگ ایسے ہوں گے کہ وہ کہیں کہ نہیں جی بڑی غربت ہے اور ہم مناسب margin یا منافع لیں، "no" آپ کو اس پر state writ impose کرنی پڑے گی۔ جب تک آپ یہ نہیں کرتے اور یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے، I can quote dozens of things آپ نے دیکھا کہ پچھلے سال جب چینی کا بحران شروع ہوا تو اسی طرح اس کو administratively handle کیا گیا۔ کچھ complications کی وجہ سے وہ maintain نہیں ہوا۔ مجھے یہ نہیں پتا کہ Minister of State for Finance اس میٹنگ میں تھیں یا نہیں تھیں لیکن وزیراعظم نے اس وقت میٹنگ chair کی جب Rs.45 کا فیصلہ ہوا، Rs.47.50 through out the country retail price اور اس پر میں نے اس وقت ان کو caution کیا کہ وزیراعظم صاحب! اگر آپ نے اگلے سال چینی کی قیمت مناسب رکھنی ہے تو آپ make sure کریں اور support price پر sugarcane پہلے industry کو دلائیں، یہ ان کا raw material ہے، ان کو compete نہ کرنے دیں اور اس کے بعد آپ کے پاس ڈنڈا ہونا چاہیے کہ آپ ensure کریں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، cost of production تو calculate ہو سکتی ہے اور essential commodities پر reasonable margin دینا چاہیے۔ میرے خیال میں جو میں نے calculation کی ہے that price would not be more

total failure آج بھی ساٹھ روپے میں چینی اس ملک میں ملنی چاہیے۔ لیکن than about Rs.60. of government responsibility and administrative writ اب یہ کہیں کہ جی market economy, what is market economy? You want to kill 180 million people and then you will go to market economy. I disagree no market economy جبکہ روزمرہ اشیا کی بات آتی ہے تو with their market economy will work in this country. کیونکہ ہم ابھی matured status پر نہیں آئے ہیں۔ یہ Competition Commission کا کام ہے، دوسرے اداروں کا کام ہے لیکن آپ دیکھیں کہ 1995 میں ہم نے دیکھا کہ sugar *mafia* نے اربوں، کھربوں بنائے۔ عوام پس رہے ہیں، پھر درس دیا جاتا ہے کہ یہ luxury commodity ہے، same thing happened with other commodities also. جناب والا! جہاں تک essential commodities کا تعلق ہے۔ ہم West کی market economy کی science پڑھانا بند کریں۔ یہاں state will have to play a proactive role. میں نے وزیراعظم کی زیر صدارت اس میٹنگ میں جو suggest کیا تھا وہ in written minutes کی شکل میں میرے پاس موجود ہے، جس میں Rs.47.50 کا فیصلہ ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ جناب والا! یہ actions لیں، اگر یہ actions لیں گے تو پھر آپ کا moral and ethical right ہے کہ آپ mills owners کو کہیں کہ now you are doing mean business, you can't rob poor people of Pakistan. ہماری کوئی management نہیں ہے۔ اس میں پھر tempering ہوئی، اس میں import کے ابھی جو reserves ہیں، میں آپ کے سامنے price hike کے حوالے سے کیا کیا رونے روؤں۔ April, 2008 میں when I sorted it over in the Finance Ministry, all Federal Secretaries کی ایک کمیٹی تھی جس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ Pakistan will maintain 750000 metric tons of sugar by TCP. کہاں ہے وہ فیصلہ؟ کیوں اس کو flop کیا گیا؟ وہ کون سے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ذات اور اپنے مفادات کی خاطر بعد میں اس کو temper کروایا، import کو روکا، import کو delay کیا اور اس ملک میں چینی کی قیمت کو اوپر جانے دیا۔ خدا کے لیے رحم کریں۔ آپ نے یہ سارا کچھ قبر میں لے کر جانا ہے، afterall زندگی کی کیا حد ہے 50, 60, 70, 80 or 100 years. میں سمجھتا ہوں کہ market economy والے یہ سبق پاکستان میں نہیں

چلتے۔ پاکستان جیسے ملکوں میں نہیں چلتے۔ You have to demonstrate your responsibility, you have to ensure the implementation of the state writ. یہ کتابیں ہم نے بھی پڑھی ہیں، ساری زندگی ان کی طرح ہم نے بھی انہی ملکوں اور انہی اداروں میں پڑھا ہوا ہے۔ جناب والا! ہمیں اپنے ملک کے حالات کو سامنے رکھ کر اپنی ذمہ داری کو discharge کرنا ہوگا اور حکومت اس میں totally fail ہوئی ہے۔

Sugar crisis is just because of total lack of government concentration on these issues of the essential commodities.

لوگ اس وقت مر رہے ہیں اور آپ بجلی کی قیمت دیکھیں، روزمرہ اشیا کے حوالے سے price hike کی باتیں ہو رہی ہیں۔ آپ کے line losses 40% تک ہیں اور بجلی چوری ہو رہی ہے، اس پر ہماری کوئی توجہ نہیں ہے۔ Obviously, اگر آپ کے line losses 40% ہیں اور آپ ایک چیز produce 60% کر رہے ہیں، اس کی قیمت 100% ہے اور آپ نے اسی کو distribute کرنا ہے۔ جب آپ کو ادارے کہتے ہیں کہ subsidy ختم کریں، وہ مجھے بھی ملنے آئے، میں نے کہا hang on, what the hell you are talking. آپ یہ بات کریں کہ بھائی line losses ختم کرو۔ آپ ہماری مدد کریں کہ line losses کیسے ختم کریں؟ Theft کیسے ختم کریں؟ ایک ہی چیز ہے کہ ہاں جی اتنی cost ہے، subsidy نہیں دینی اور عوام کو مار دیں۔ پرسوں ٹی وی پر آپ نے بھی دیکھا ہوگا ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ میری تنخواہ ساڑھے سات ہزار ہے اور مجھے ساڑھے نو ہزار کا bill آیا ہے، یہ bill میں کہاں سے دوں گا؟ جناب والا! ہمارے معاملات بہت گھمبیر ہوتے جا رہے ہیں۔ Price hike کا ایک مسئلہ نہیں ہے، ایک وجہ نہیں ہے۔ میری colleague Minister of State for Finance بیٹھی ہوئی ہیں، ان سے پوچھیں کہ اس ملک میں monetary M2 کا کیا حال ہے؟ 1997-98 میں یہ monetary growth 19% پر چلی گئی تھی، اس کو بڑی مشکل سے 6% پر لایا گیا۔ آپ نوٹ چھاپیں گے تو اور کیا ہوگا؟ یہی حال ہوگا جو ہمارا ہو رہا ہے، that is another major factor. It is a lack of government commitment to resolve the common man's problems. It is over spending and over borrowing from the State Bank of Pakistan. محترمہ سے پوچھیں ہماری M2 کی growth end of last year واپس 16% تک جا چکی ہے۔ خدا کے لیے اس کو single digit پر لائیں۔ نوٹ

چھاپنے کا کاروبار بند کریں۔ اس طرح ملک نہیں چلتے۔ جناب والا! price hike بڑا بھیانک مسئلہ ہے۔ یہ جمہوری حکومت ہے، تمام جمہوری پارٹیوں نے مل کر اس کے لیے struggle کی ہے۔ آج اگر جمہوریت کے ثمرات عام آدمی کو نہ ملیں تو اس کا result بہت بھیانک ہو گا۔ خدا کے لیے ابھی بھی ہوش کے ناخن لیں۔ Let's rise to the challenge and let's start to resolve it لیکن پتا نہیں priorities کیا ہیں؟ یہ motion September کے مہینے کا ہے اور ستمبر سے یہ defer ہو رہا ہے، آج ہم نومبر میں آ چکے ہیں۔ کمیٹی کی meetings ہوتی ہیں، Ministry of Finance کو فرصت نہیں ہے، obviously, ان کی وجہ سے economy پر briefing کے لیے meeting نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے آپ دیکھتے ہیں کہ سینیٹر صفدر عباسی جیسے لوگ frustrated ہیں، وہ صحیح کہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں، ہمیں بتائیں، اگر وہاں نہیں بتانا تو یہیں بتائیں کہ ہم کیسے اس مسئلے کو حل کریں؟

جناب والا! price hike کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ روزمرہ کی اشیا ہوں، over all مہنگائی ہو، ہماری utilities کی قیمتیں ہوں، یہ معاملات کافی گھمبیر ہیں۔ ہمیں بحیثیت ایک قوم کے اس طرف فوری توجہ دینی ہو گی۔ آپ نے دیکھا کہ اس ایوان میں ہم سیاست سے بالاتر ہو کر ہمیشہ national issues پر debate کرتے ہیں، dilate کرتے ہیں اور اس کا حل نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، چاہے وہ 18th Amendment ہو یا economic issues ہوں، Competition Commission کا Bill ہو یا Banking Ordinance ہو، nobody can point finger کہ جناب اس پر سیاست کی گئی ہے۔ It is appreciated by and large when we contribute in the Finance Committee کہ جناب Competition Commission میں fourteen amendments کی گئی ہیں

but they were all needed and they were all very nice improvements.

جناب والا! اب lastly and quickly I will touch upon availing the presence of Mrs. Hina Rabbani Khar *Sahiba.* ہماری economy کا جو معاملہ ہے، frankly, floods ہوں، دوسری جو problems میں نے عرض کی ہیں اس کی وجہ سے it needs priority, equal priority if not more as security, law and order, extremism and terrorism. اس کے consequences ان کے consequences سے کم

نہیں ہیں۔ اس میں سب سے پہلے obviously, our main indicator GDP ہے، وہ ہم نے اس سال کے لیے announce 4.5% کیا ہوا ہے۔ There are different figures اور میری اطلاع یہ ہے کہ 0% worse scenario پر بھی وزارت خزانہ نے calculations کی ہیں لیکن جو latest جس کو میں زیادہ ترجیح دوں گا کہ انہوں نے شاید bleakest scenario کو سامنے رکھ کر سوچا ہو لیکن جو latest State Bank کے جو indicative figures آئے ہیں، وہ یہ ہیں کہ شاید ہم 2 to 3% of GDP پر چلے جائیں۔ اس سے پہلے بھی ایک دو اداروں نے 2.5% کی بھی بات کی لیکن this is something serious sir. We should find ways and means to reactivate جیسے میں نے کہا کہ floods کی وجہ سے ہے اور یہ اسی کا impact ہے۔ Floods کی وجہ سے ہماری standing crops کو بھی نقصان ہوا ہے۔ اس کا spiral effect ہو گا، ہمارے infrastructure کے جو capital losses ہیں، وہ تو علیحدہ بات ہے لیکن ہماری جو production ہے، جو چیزیں ہمارے GDP کو contribute کرتی ہیں، ان پر بھی اس کا negative impact ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر دیکھنا چاہیے کہ ہم کس طرح اس کو improve کر سکتے ہیں؟ ابھی ہمارے پاس more than half a year بلکہ virtually آٹھ مہینے باقی ہیں، نومبر کا مہینہ ابھی شروع ہے۔ اسی طرح inflation کے ضمن میں جیسے میں نے price کا ذکر کیا کہ اس کا double digit and high double digit پر ابھی جو دوبارہ ہم move کر رہے ہیں اس کو کسی طریقے سے rescue کیا جائے۔ Both monetary policies and دوسرے سٹیٹ کے پاس جو instruments ہوتے ہیں اس میں سے proactively economic instruments کو use کیا جائے تاکہ ہم اس مہنگائی کے جن کو قابو کریں۔ اس کے آگے ہم نے ابھی تک کوئی austerity کا message نہیں دیا، جناب چیئرمین۔ No meaningful message of austerity. ہمیں ایک symbolic نہیں بلکہ massive austerity measures لینے ہوں گے اور اس کے لیے پوری بحث ہو سکتی ہے۔ ان کو assist کیا جا سکتا ہے۔ جب تک ہم اپنے وسائل کے اندر رہنا نہیں سیکھیں گے اور year after year ہم یہی کام کریں گے کہ اس ملک کا دس سال پہلے آمدنی اور اخراجات کا فرق جو ایک سو ستر ارب تھا وہ اب ساڑھے سات سو ارب پر پہنچ چکا ہے۔ ساڑھے سات سو ارب ہمیں دوسرے ممالک تحفے میں نہیں بھیج دیتے۔ ساڑھے سات سو ارب قرضے میں add ہوتا ہے اور جب وہ قرضے میں add ہوتا ہے تو ہمارا

interest اور ہماری debt servicing بڑھتی ہے۔ یہی problems ہمیں کھاتے جا رہے ہیں۔ Fiscal deficit is one of that problem. اور اس میں ہمارے annual development programme کے بارے میں میری اطلاع یہ ہے کہ floods کی وجہ سے بھی review ہونے والا ہے۔ جو کچھ کرنا ہے خدا کے لیے جلدی کریں تاکہ یہ state of confusion کو دور کریں۔ آپ بیٹھیں، آپ دوبارہ کریں۔ Prime Minister Sahib نے کہا ہے کہ ہم شاید بجٹ نیا لے کر آئیں۔ لائیں، لیکن اس کو جلدی کریں، اس کو priority دیں اور آپ اپنے تمام indicators اسی طرح دیکھیں۔ Fiscal deficit کا ہمارا ٹارگٹ تو 4.9 ہے لیکن already 5.6 کی بات ہو رہی ہے۔ میں تو 0.7% floods کے لیے حکومت کو suggest کر رہا تھا کہ آپ بھیک نہ مانگیں۔ 276 ارب identify کیے تھے، another 70 billion, 0.7% لے کر اپنا کام خود کریں لیکن already indication ہے کہ 5.6 is already an estimate that this is going to be, at least, the fiscal deficit of this current year which will end on 30th June, 2011.

(اس موقع پر ہاؤس میں جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: ڈار صاحب، conclude کر لیجئے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: Sir Ok. میرا خیال ہے پروفیسر صاحب بھی میرے حق میں واک آؤٹ کر گئے ہیں، Call Attention نہیں ہو گا آپ کا (ہنستے ہوئے)۔ Sir, I will try to conclude very quickly. میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہمارا fiscal deficit, probably is going to be around 5.6% from our original target of around 4.9%. اسی طرح ہمارے revenues مثلاً 2009-2010 کا ہمارا revenue 1380 ارب تھا اور جو میری اطلاع کے مطابق almost 1329 billion پر ہم نے close کیا ہے which means 4% short fall in the revenues یا آمدنی، ظاہر ہے آپ کے پاس پیسے ہوں گے تو آپ خرچ کریں گے۔ ہمارا وہ issue ابھی بھی اسی طرح چل رہا ہے کہ جو ہم نے اس سال کے ٹارگٹ رکھے ہیں ان کا impact پورے ملک پر پڑتا ہے کیونکہ اسی میں سے آپ نے صوبوں کو حصہ دینا ہوتا ہے۔ ان کے بجٹ بھی اسی پر depend کرتے ہیں اور خصوصاً پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خوا، سب کے بجٹ اسی پر انحصار کرتے ہیں کیونکہ ان کا اپنا main revenue تو

بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ Major divisible pool میں ہم اپنے targets سے 4% نیچے رہے ہیں۔ 1329 ارب کے قریب اکٹھا کیا۔ 1380 was the budget figure. اسی طرح ہم نے دیکھا، austerity کے حوالہ سے میں بات کر رہا ہوں کہ ہماری supplementary grants ہیں technical supplementary grants جہاں تک spending over the budget. کہ ایک intra ministry or inter ministry جی کہ one doesn't mind, ministry نے چھوڑ دیا دوسری ministry میں خرچ ہو گیا۔ Ministry کے اندر ایک department نے چھوڑ دیا دوسرے میں خرچ ہو گیا۔ وہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ at least اپنے spending size کے اندر رہتے ہیں۔ آپ کی regular supplementary grants اور وہ پاکستان کی تاریخ میں پچھلے سال اتنی موٹی کتاب، پورا بجٹ کا بجٹ تھا اور وہ 20% of the total spending original size which is a hell of an amount. میں نے اس وقت عرض کیا کہ اگر دو تین پرسنٹ کو cap کر لیں، اس کو agree کر لیں کہ اگر تین یا چار پرسنٹ سے زیادہ ہوا تو ہم واپس پارلیمنٹ میں آئیں گے۔ ہمیں اس پر ایک بڑے responsible طریقے کے ساتھ پارلیمنٹ کو اور حکومت کو اس کو اپنے parameters کے اندر رکھنا ہوگا۔ آمدنی کو achieve کرنے کی ہماری پوری کوشش ہونی چاہیے۔ ہمیں اخراجات کو کم کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ اس طرح government's borrowings again target سے باہر جا چکے ہیں۔ انہوں نے جتنا borrow کرنا تھا، اب flood could be one reason but I don't think that flood is the only reason and we borrowing year after year and ان کی cannot justify this borrowing. quarter after quarter ہم اپنے target meet نہیں کر رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے debt and fiscal responsibility جیسی ساری چیزیں عمل درآمد مانگتی ہیں۔ ساری دنیا میں Public Finance Management پر stringent laws آ چکے ہیں اور انہی laws میں سے ایک Act Debt Management and Responsibility Fiscal, law ہے اور مجھے یہ خوشی ہے کہ اس کی شروعات میں نے کی تھیں اور eventually coup ہونے کے بعد it took two, three years before it became a law in this country. اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ We have already got to a stage جہاں ہمارا public debt

unsustainable limit پر پہنچ چکا ہے۔ یہ ہم تین بلین سے ساڑھے نو ٹریلین پر دس سال میں پہنچ گئے ہیں in this last decade جو پچھلا تھا، اس میں یہ تین گنا سے زیادہ ہے۔ اس کا سارے کا سارا بوجھ عام عوام پر پڑ رہا ہے کیونکہ اس کا public debt آپ کا defence اور آپ کی servicing پر سارے پیسے نکل جاتے ہیں اور پھر ہم ادھار اپنے اخراجات کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ساری discussion کا impact ہمارے سب macro-economic indicators پر ہوگا کیونکہ revenue کو میں نے آپ کو گنوایا۔ مجھے ڈر ہے کہ اس سال بھی revenue target شاید پورا نہیں ہو سکے گا۔ اخراجات کا میں نے عرض کیا کہ ہم نے اس ضمن میں کوئی meaningful measures نہیں لیے کہ ہم اپنے اخراجات کو کم کریں اور انہیں اپنے بجٹ سے بھی نیچے لے کر آئیں۔ اس کی بھی مجھے امید نہیں ہے۔ Government borrowings جو طے ہوئی ہیں Federal Government کی continue to be beyond limits borrowings اس سے آگے ہیں اور ایک جو serious بات ہے جو borrowings میں reflect نہیں ہوتی کہ Federal Government ایک تو letter issue کرتی رہتی ہے کہ فلاں ادارے کو ہم گارنٹی کرتے ہیں جسے sovereign کہتے ہیں یا letter of comfort کہتے ہیں اس حکومت نے پچھلے سال ایک سو ستر ارب کی، کی ہے اور اس سے پچھلے سال دو سو ارب کی، کی ہیں۔ یہ liabilities بھی ultimately Federal Government کی ہیں۔ یہ بھی اگر خدا نخواستہ وہ ادارے pay نہیں کرتے، آپ پی آئی اے کی guarantee issue کرتے ہیں، آپ ریلوے کی کرتے ہیں، آپ پاکستان سٹیل مل کی کرتے ہیں۔ یہ سارے پیسے تو ultimately sovereign guarantees ہیں اور وہ ایک contingent liability ہے اور میں سمجھتا ہوں اس پر بھی ہمیں focus کرنا ہوگا۔ اسی طرح ہمارا fiscal deficit جس کے بارے میں، میں نے عرض کیا کہ یہ ٹارگٹ میں نہیں ہے۔ ہماری inflation کے لیے جو ہم نے plan کیا تھا وہ اس میں نہیں ہے۔ ہماری GDP میں fall آرہا ہے اور وہ گر رہی ہے جو original target تھا، ساڑھے چار سے دو سے تین کی بات ہو رہی ہے۔ تو یہ تمام چیزیں ہیں۔ ہماری micro economic جو position ہے وہ بڑی vulnerable ہے اور اس میں ہماری position اس وقت یہ demand کرتی ہے کہ حکومت بیٹھے اور اس کے اوپر focus کرے اور economic team اس کا راستہ ڈھونڈے اور اس ہاؤس کو اور دوسرے ہاؤس کو confidence میں لے۔ اس میں کوئی برائی نہیں ہے اگر نیا بجٹ لانا ہے تو لے

آئیں لیکن وہ people friendly ہو اور عوام کو show کریں کہ جناب! ہم اپنے اوپر یہ یہ تکلیفیں لے رہے ہیں اور ہم اتنی تکلیف برداشت کریں گے اور یہ آپ کو کرنی ہو گی۔ یہ ہمارے problems ہیں اور اس کا حل ہم نے یہ نکالا ہے۔ تو اگر جناب! ہم اس کے اوپر چل پڑیں تو شاید we will fight and you see light of the day. Mr. Chairman, thank you very much, you gave me extra time. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! آج چونکہ Hindu community دیوالی منا رہی ہے اور ہمارے معزز سینیٹر صاحب کا تعلق بھی Hindu community سے ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا مناسب ہے کہ ہاؤس کی جانب سے ان کو مبارکباد دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں سمجھتا ہوں کہ جتنی Hindu community پاکستان میں ہے اور باقی دنیا میں ہے ان کو سینیٹ کی جانب سے مبارکباد دی جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میری پارٹی تو تمام پاکستانیوں کو برابر کا انسان سمجھتی ہے اور آج مجھے بڑی خوشی ہے کہ پاکستان میں رہنے والے ہمارے ہندو بھائی دیوالی کی خوشی منا رہے ہیں۔ دیوالی ان کے لئے خوشی کا سبب بنتی ہے جس طرح ہمارے مذہبی دن ہوتے ہیں یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھنے والوں کے مذہبی دن۔ تو میں اپنی ذات اور اپنی پارٹی کی جانب سے پاکستان میں رہنے والے تمام دیوالی منانے والے بھائیوں اور بہنوں کو مبارکباد دیتا ہوں بلکہ دنیا میں جہاں بھی کوئی آج دیوالی منا رہا ہے ان کو ہماری طرف سے مبارکباد ہو۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ Chair کی طرف سے جتنے بھی ممبرز ہیں Hindu community کے ان کو دیوالی کے موقع پر مبارکباد ہو۔ اب بخاری صاحب! پیر کو اجلاس کس وقت رکھیں۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: It was decided in the Business Advisory Committee that we would start at 3.00.

جناب چیئرمین: جی، حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! کل ہفتہ اور اتوار چھٹی ہے۔ پیر کو اگر تین بجے آئیں گے تو اگلے دن منگل کو اقبال ڈے ہے جو کہ چھٹی کا دن ہے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں کہ کسی دن آپ دو سیشن کر لیں یعنی صبح بھی کر لیں اور شام کو بھی کر لیں۔ بخاری صاحب تو خیر اپنے گھر سے آتے ہیں لیکن دوسرے ممبران کوئٹہ اور کراچی سے آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں ہفتہ اور اتوار دو دن کی چھٹی ہے۔ We will have to work on Monday. یہ days آپ کے count نہیں ہوں گے۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 8th November, 2010 at 3:00 p.m. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 8th November, 2010 at 3:00 p.m.]